بسم اللہ الرحمن الرحیم
الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
وعلی الک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ





کیا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ یکم محرم کو شہید ہوئے؟

کیا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کعبۃ اللہ میں تولد ہوئے؟

تحقیقِ جدید

خطیب پاکستان شیخ القرآن پیر طریقت رہبر شریعت
محمد مقبول احمد سرور نقشبندی رضوی قادری مجددی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت امام خطابت

ناشران:
صاحبزادہ حافظ محمد اطہر مقبول • صاحبزادہ محمد طیب مقبول صاحبزادگان مصنف
ملنے کا پتہ: مکان نمبر 108 گلی نمبر 7 نواز پارک فرید چوک اناسی روڈ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

کیا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ
یکم محرم کو شہید ہوئے؟

کیا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
کعبۃ اللہ میں تولد ہوئے؟

تحقیق جدید

خطیب پاکستان شیخ القرآن پیر طریقت و رہبر شریعت
محمد مقبول احمد سرور
نقشبندی رضوی قادری مجددی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت امام خطابت

ناشران:
صاحبزادہ حافظ محمد اطہر مقبول صاحبزادہ محمد طیب مقبول صاحبزادگان مصنف

ملنے کا پتہ:
مکان نمبر 108 گلی نمبر 7 نواز پارک فرید چوک اناسی روڈ فیصل آباد

نام کتاب تحقیق جدید

مصنف صاحبزادہ پیر محمد مقبول احمد سرور زید مجدہ

پروف ریڈنگ ٦٦ پروفیسر مسعود اختر گل (جی سی یونیورسٹی فیصل آباد)

تعداد ۱۱۰۰۔ گیارہ سو

تاریخ اشاعت مارچ ۲۰۱۸ء بمطابق ۱۳ رجب المرجب

معاونین:

جناب عبدالغفار، عبدالستار برادران، جناب بھائی مظہر صاحب

عزیزم ذیشان صاحب، جناب حاجی محمد شریف صاحب، سلمہ الرحمن

نے کتب کی فراہمی کی صورت میں تعاون فرمایا اور دن رات دعا گو رہے۔

صاحبزادہ حافظ محمد اطہر مقبول و حافظ محمد طیب مقبول

صاحبزدگان مصنف تحقیق جدید غفرلہ الاحد فیصل آباد

انتساب

ہر اس اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کے مبارک نام سے منسوب کرتا ہوں جس کا عقیدہ یہ ہے کہ

ے اسلام ما محبت خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم
ایمان ما محبت آل محمد است رضی اللہ عنہم

گدائے صحابہ و اہل بیت:

فقیر قادری رضوی نقشبندی مجددی محمد مقبول احمد سرور غفرلہ الاحد

خادم آستانہ عالیہ حضرت امام خطابت رحمۃ اللہ علیہ (سمندری والے)

فیصل آباد 0300-6664824

تقریظ

پیر طریقت رہبر شریعت پروردۂ آغوش ولایت جانشین امام خطابت شیخ القرآن خطیب پاکستان بقیۃ السلف حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ پیر محمد مقبول احمد سرور دامت برکاتہم العالیہ (مصنف کتب کثیرہ) زیب سجادہ آستانہ عالیہ حضرت امام خطابت رحمۃ اللہ علیہ (المعروف سمندری والے) سے ناچیز کا تعلق حسن عقیدت کوئی نیا نہیں ہے بلکہ بہت پرانا ہے میرے جدامجد ثناخوان رسول حضرت قبلہ صوفی اللہ رکھا کمال پوری رحمۃ اللہ علیہ تمام زندگی حضرت امام خطابت علیہ الرحمۃ کے رفیق سفر رہے جس پر ہمیں ناز ہے کہ ثنا خوانی بھی ہوتی رہی اور "کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ" پر عمل بھی ہوتا رہا۔ حضرت جانشین امام خطابت علیہ الرحمۃ کی ابتدائی دھائی خطابت کی تھی۔ جامع مسجد حسینی رضوی صابری چوہڑ ماجرہ میں خطیب تھے یہ ۱۹۷۱ء کا دور تھا کہ آپ ایک اچھے خطیب کی حیثیت سے اپنی خطابت کا لوہا منوا چکے تھے۔ حضرت صوفی اللہ رکھا صاحب آپ سے بڑی محبت فرماتے اور حضرت امام خطابت علیہ الرحمۃ کو بہت بہت مبارکباد دیا کرتے سو یہ تعلق خاطر آج بھی اسی طرح موجود ہے اور تقریباً پچیس سال سے ناچیز بھی آپ کے حلقہ یاراں میں شامل ہے بلکہ عقیدتمندوں میں سے ہے۔ میری بھی یہ دیرینہ آرزو تھی کہ جشن مولودِ کعبہ اور تاریخ شہادت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تحقیق کسی کٹرسنی بریلوی محقق کے قلم سے منظر عام پر آئے تو

یہ رُتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا

یہ سعادت حضرت جانشین امام خطابت زید مجدہ کو مل گئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اسے قبول فرمائے۔

گدائے کوئے آل واصحاب رسول

ناچیز قاری محمد افضال نقشبندی مجددی حسینی

جامع مسجد غوثیہ صابریہ حسن آباد (چوہڑ ماجرہ) فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قارئین کرام! اس پُرفتن دور میں جس کی نشاندہی میرے آقا و مولیٰ سرور انبیاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج سے ساڑھے چودہ سو سال قبل فرمادی تھی کہ قرب قیامت میں بہت فتنے جنم لیں گے یہ ارشاد سو فیصد درست ثابت ہوا غور کیجئے کہیں فتنہ نجدیت نے اپنی جڑیں مضبوط کر رکھی ہیں اور کئی مملکتیں اس کی بھینٹ چڑھ چکی ہیں اس کی نشاندہی بھی میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمادی تھی جو کہ حدیث کی مستند کتابوں میں موجود ہے جس میں نجدیوں نے کہا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ نے شام و یمن میں برکت کیلئے دعا فرمائی ہے تو ہمارے نجد کے لئے بھی فرمادیں تو سرکارِ عالمیاں علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احراز فرمایا دوسری مرتبہ عرض کیا گیا تو نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رُخِ انور دوسری طرف فرمالیا اور تیسری مرتبہ عرض کرنے پر فرمایا

"ھُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطٰن"

(مشکوٰۃ، نسائی)

وہاں (نجد میں) زلزلے برپا ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔ نسائی شریف کے اسی مقام پر اس حدیث کے ماتحت حاشیہ میں مرقوم ہے کہ اس قرن الشیطان سے مراد محمد بن عبدالوہاب نجدی ہے۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے کارنامے

محمد بن عبدالوہاب نجدی نے ایسی کتابیں تحریر کیں جن میں فتنوں

کے ابواب کھول دیئے حتیٰ کہ اس نے یہاں تک لکھ دیا کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر معاذ اللہ سب سے بڑا بت ہے۔

''اِنْ قُلْتَ ھٰذَا قَبْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَقُلْتُ ھٰذَا جَھْلٌ عَظِیْمٌ ھٰذَا صَنَمٌ اَکْبَرُ'' (کتاب التوحید)

ترجمہ: اگر تو کہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر ہے تو میں جواب دوں گا کہ یہ بہت بڑی جہالت ہے اور سب سے بڑا بت (یعنی اسے بلڈوز کرنا چاہیے معاذ اللہ[1]) اس بانی فتنۂ خارجیہ نے دیگر کتابوں میں اہل سنت کو قتل کرنا حلال ان کی عورتوں کو لونڈیاں بنانا جائز تحریر کیا جس کی بنا پر اس کے پیروکاروں نے ان بکواسات پر عمل بھی کیا اسی بنیاد پر سعودی حکومت قائم ہوئی اور ہندوستان میں ایک اچھے بھلے خاندان جو کہ پوری دنیا میں مسلمہ عقائد کا شہرت یافتہ خاندان تھا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے بہت بڑا خارجی مولوی اسماعیل دہلوی پیدا ہوا جس کا مرشد سید احمد بریلوی تھا ان دونوں نے فتنۂ انگریزیت اور خارجیت کو ہندوستان میں پروان چڑھایا۔ تفصیلات کے لئے تقویۃ الایمان اور ہمفرے کے اعترافات کا مطالعہ فرمائیں۔

اسی محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے پیروکاروں کی نشاندہی احادیث مبارکہ میں مع ان کے ملبوسات کے موجود ہے صحاح ستہ کا مطالعہ

---

[1] اسی کے ان فتنوں کی بنیاد پر سعودیہ حکومت میں جنت البقیع کے قبرستان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلبیت اور آپ کی شہزادیوں حتیٰ کہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی تربت مقدسہ کو بلڈوز کیا گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مزارات منہدم کئے گئے۔

فرمایئے تو ان کالباس بیان فرمایا گیا۔

"اونچی شلواریں، لمبی داڑھیاں، منڈھی ہوئی موچھیں،
سر پہ استرا، ابری ہوئی پیشانیاں، اندر دھنسی ہوئی
آنکھیں، پچکے ہوئے گال، بہت لمبی لمبی سروں سے
قرآن پڑھنا، لمبی لمبی نمازیں پڑھنا مگر دین سے اس
طرح نکلے ہوں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور
اس پر کوئی داغ دھبہ بھی نہیں ہوتا"

آج بلاامتیاز[1] مسلک تمام خارجیوں کی یہی علامات من وعن موجود ہیں یہ تمام خارجی دراصل محمد ابن عبدالوہاب نجدی کی ہی ذریت ہیں اور وہ اسی خارجی کی اولاد سے ہے جس نے مال غنیمت تقسیم فرماتے ہوئے میرے آقا کریم علیہ الصلوۃ والسلام کو کہا تھا کہ

"اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ سے ڈر اور انصاف کر" (صحاح ستہ)

اور میرے آقا کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ اس کی اولاد سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے (جن کی علامات اوپر بیان کی گئی ہیں)

اور پھر یہی خارجی مولائے کائنات رضی اللہ عنہ کے ازلی دشمن ہیں اور آپکے خاندان کے خلاف ہمہ وقت دسیسہ کاریوں میں مصروف رہتے ہیں۔

کربلا معلٰی میں انہیں خارجیوں کا ظہور یزید اور اس کے پیروکاروں کی

[1] بلاامتیاز مسلک اس لئے عرض کیا ہے کہ خارجیوں نے بھی اہلسنت کا لیبل لگا رکھا ہے اور سادہ لوح اہلسنت ان کی پیروی کر رہے ہیں جیسا کہ ہم آگے عرض کریں گے۔ ۱۲ محمد مقبول احمد سرور غفرلہ الاحد

صورت میں ہوا۔ جنہوں نے تمام اولادِ رسول ولختِ جگرانِ بتول وآلِ مرتضیٰ کو بے دردی سے شہید کیا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان فرماتے ہیں کہ ہم ان خارجی منافقوں کو بغض علی سے پہچانتے تھے جیسا کہ ترمذی شریف میں ہے کہ

"کُنَّا نَعْرِفُ الْمُنَافِقِیْنَ بِبُغْضِهِمْ عَلِیًّا" ہم منافقین کو بغض علی سے پہچانتے تھے۔

شہادت سیدنا حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ

قارئین گرامی قدر!

فقیر کے خادم اہل سنت ہونے میں الحمد للہ رب العالمین کسی سنی کو کوئی شک نہیں ہے اور فقیر کلمہ طیبہ (لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) پڑھ کر عرض کرتا ہے کہ میں کل بھی اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی تھا آج بھی اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ اسی مذہب مہذب پر میرا خاتمہ فرمائے کہ بروز حشر ایک ہاتھ میں دامن صحابہ اور دوسرے ہاتھ میں دامن اہلبیت (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) لئے ہوئے بارگاہِ خدا و مصطفےٰ جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہو جاؤں۔ (آمین ثم آمین)

فقیر کو یہ بھی یقین کامل ہے کہ اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی ہونے کا یہ شرف کسی فرد یا ادارہ یا مولوی مفتی سے نہیں ملتا بلکہ یہ میرے آقا مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نعلین مبارک سے لگے ہوئے ذروں کے طفیل ملتا ہے بقول امام عاشقاں رحمۃ اللہ علیہ

نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری
فدا ہو کے تجھ پہ یہ عزت ملی ہے

اور

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

بعد ازاں فقیر عرض گزار ہے کہ ۱۹۷۸ء سے اب ۲۰۱۷ء تک انتسالیس ۳۹ سال کا عرصہ فقیر نے مسلک اہلسنت کی خدمت بتوفیق ایزدی کی ہے ان انتالیس برسوں میں کوئی برس ایسا نہیں جس میں مرادِ مصطفےٰ، جانشین خلیفہ اول حضرت سیدنا عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت کا دن نہ منایا ہو اور وہ یکم محرم کے حوالہ سے نہ منایا گیا ہو۔ فقیر کی تصنیف ''اسرارِ خطابت'' میں ایک مستقل خطبہ اسی مبارک موضوع پر آج بھی موجود ہے اور ۴۵۰ صفحات پر مشتمل مناقب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فقیر کے قلم سے منصہ شہود پر کئی سال قبل آ چکی ہے ان دونوں کتابوں میں آپ کی تاریخ شہادت یکم محرم ہی تحریر کی ہے مگر احباب کے توجہ دلانے پر اور یکم محرم کا حوالہ طلب کرنے پر جب کتابوں کا مطالعہ کیا تو نامور ائمہ اہل سنت کی کتابوں سے تاریخ شہادت یکم محرم نہ مل سکی تو اس حقیقت کو خطبۂ جمعہ یکم محرم ۱۴۳۹ھ بمطابق ۲۲ ستمبر ۲۰۱۷ء کو کھول کر واضح کیا جس پر ایک دو بزرگوں نے میرے پیٹھ پیچھے مجھے طعنہ زنی کا نشانہ بنا ڈالا اور مجھے موبائل پر فون کر کے کہا کہ

''ہمارے پیر صاحب یکم محرم کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا دن مناتے ہیں تم اپنے آپ میں رہو'' اور فون بند کر دیا۔

یہ بزرگ کوئی بیگانے نہیں میرے بڑے مہربان ہیں اور ان کا پیر خانہ کوئی معمولی پیر خانہ نہیں بلکہ وہ میرے والد حضرت امام خطابت علامہ پیر غلام رسول المعروف سمندری والے رحمۃ اللہ علیہ کا اور خود اس فقیر کا استاد خانہ ہے اور حضرت والد گرامی علیہ الرحمۃ کو اسی دربار عالیہ مقدسہ سے غازی کا لقب عطا ہوا تھا اور فقیر کا نام ''محمد مقبول احمد'' بھی اسی محدث العصر و قطب زماں نے تجویز فرمایا تھا جبکہ وہ سرکار علیہ الرحمۃ بغرض علاج کراچی جلوہ افروز تھے

فقیر کا ایمان ہے اس درگاہ مقدسہ سے جس نے بھی چند لمحات فیض حاصل کیا وہ بھی عقیدہ حقہ سے کبھی منہ نہیں موڑ سکتا اسی لئے ان ہی کی متابعت میں تمام عمر یومِ شہادت حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اسی تاریخ پر ہم نے منایا جس پر ہمارے آقائے نعمت یا ان کے شاہزادوں نے منایا مگر جب یکم محرم کا حوالہ ہم سے مانگا گیا تو وہ شاہ معین الدین ندوی کی کتاب ''تاریخ اسلام'' میں بغیر ماخذ کے ملا اسی طرح دیگر بدمذہبوں خارجیوں کی کتب میں یکم محرم ملی وہ بھی ماخذ کے بغیر ملا مگر ائمہ اکابرین اہل سنت و جماعت کی کتب سے یہ تاریخ نہ مل سکی میں اپنی لائبریری میں موجود نمونے کے طور پر چند حوالے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں۔ وماتوفیقی الا باللہ

؎ شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

میری دعا ہے کہ اگر میں غلطی پر ہوں تو خداوند کریم اپنے حبیب

پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مقدس کے طفیل مجھے جادہ مستقیم عطا فرمائے اور اگر میں حق پر ہوں تو میری اس ادنیٰ سی کاوش کو اعلیٰ بنا کر قبول عام عطا فرماتے ہوئے میرے لئے ذریعہ نجات بنائے۔آمین ثم آمین۔ بجاہ النبی الامین الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم۔

خاکپائے نعلین صحابہ کرام علیہم الرضوان۔
محمد مقبول احمد سرور غفرلہ الاحد

حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت ذی الحجہ کے آخر میں ہوئی

حافظ ابن کثیر دمشقی المتوفی ۷۷۴ھ کا قول

آٹھویں صدی ہجری کے بہت عظیم رائیٹر ہر مکتب فکر کے مسلمہ و ممدوح حافظ ابن کثیر دمشقی اپنی مشہور تصنیف البدایہ والنہایہ میں لکھتے ہیں:

۱۔ ”قد اتفق له ان ضربه ابو اللولؤ فیروز المجوسی الاصل الرومی الدار وهو قائم یصلی فی المحراب صلاة الصبح من یوم الاربعاء لاربع بقین من ذی الحجه من هذه السنة بخنجر ذات الطرفین فضربه ثلاث الخ“

(البدایہ والنہایہ جلد ۷ صفحہ ۱۴۷ مطبوعہ مکتبہ فاروقیہ پشاور)

۲۔ ترجمہ: اتفاق سے مجوسی الاصل رومی گھرانے کے ابولؤلؤ فیروز نے جبکہ آپ ۲۶ ذی الحج کو بدھ کے روز محراب میں کھڑے ہو کر صبح کی نماز پڑھ رہے تھے آپ پر دو دھارے خنجر کا وار کیا پس اس نے آپ پر تین وار کئے۔ الخ۔ (تاریخ ابن کثیر ترجمہ البدایہ والنھایہ جلد نمبر ۷ صفحہ ۲۷۷ مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی)

۳۔ امام ابن کثیر دمشقی مزید لکھتے ہیں:۔

”وطعنه صبیحة الاربعاء لاربع بقین من ذی الحجه واوصیٰ عمر ان یکون الامر شوریٰ بعده فی ستة توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم و هو عنهم راض وهم

عثمان وعلی وطلحة والزبیر وعبدالرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص ولم یذکر سعید ابن زید بن عمرو بن نفیل العدوی فیهم لکونه من قبیلته خشیة ان یراعی فی الامارة بسببه واوصی من یستخلف بعده بالناس خیر اعلی طبقاتهم ومراتبهم ومات رضی الله عنه بعد ثلاث ودفن فی یوم الاحد" (البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۱۴۷ مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی)

۴۔ ترجمہ: اور بدھ کی صبح کو جبکہ ذی الحجہ کے چار دن باقی تھے آپ پر خنجر کا وار کر دیا حضرت عمر نے وصیت کی کہ آپ کے بعد خلافت کا مسئلہ ان چھ آدمیوں کے مشورے سے طے پائے گا جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت راضی تھے اور وہ چھ آدمی یہ تھے۔ ۱ حضرت علی حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اور آپ نے ان میں حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عدوی کا ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ آپ کے قبیلے سے تعلق رکھتے تھے نیز آپ کو یہ خدشہ بھی تھا کہ اس کے باعث امارت میں ان کی رعایت کی جائے گی اور آپ نے وصیت کی کہ جو شخص ان کے بعد خلیفہ مقرر ہو وہ لوگوں کے طبقات و مراتب کے مطابق ان سے بھلائی کرے اور تین دن کے بعد آپ وفات پا گئے اور اتوار کے

۱؎ اصل عربی عبارت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام بھی موجود ہے مگر اس مترجم نے نہیں لکھا۔

روز یکم محرم ۲۴ ہجری کو دفن کئے گئے۔ الخ (تاریخ ابن کثیر اردو ترجمہ البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۷ صفحہ ۲۷۸)

قارئین کرام محولہ بالا عبارت کو بار بار پڑھیں تو بات سورج کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ بدھ کے روز آپ کو زخمی کیا گیا اور اتوار کو بتاریخ یکم محرم دفن کئے گئے یعنی محرم شروع ہونے میں چار دن باقی تھے کہ آپ زخمی ہوئے اور ایک قول کے مطابق (حوالہ آگے آ رہا ہے) آپ تین دن حیات رہے یعنی جمعہ تک زندہ رہے اور جمعہ کو آپ کی وفات ہوگئی اور یکم محرم اتوار کو دفن ہوئے تو پھر شہادت کا دن یکم محرم کیسے بن گیا جو منایا جاتا ہے جبکہ ذی الحجہ کا آخری دن گذار کر شام کو آپ دفن کئے گئے اور دفن کے دوران محرم کا چاند نظر آ گیا تو اگر اگلا یکم محرم کا دن شمار بھی کیا جائے تو وہ دفن کا دن ہے نہ کہ شہادت کا۔

ے آپ ہی اپنے تغافل پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

آپ کی شہادت ۲۶ ذوالحجہ کو ہوئی
اور دفن آخری یوم ذوالحجہ کو کیے گئے رضی اللہ عنہ

۵۔ قال الواقدی: حدثنی ابو بکر بن اسماعیل بن محمد بن سعد عن ابیہ قال طعن عمر یوم الاربعاء لاربع لیال بقین من ذی الحجۃ سنۃ ثلاث وعشرین ودفن یوم الاحد

صباح ھلال المحرم سنة اربع وعشرین و کانت ولایته عشر عشرین وخمسة اشھر واحدا وعشرین یوما وبویع لعثمان یوم الاثنین لثلاث مضین من المحرم قال فذکرت ذلك لعثمان الأخنس فقال: ماأراك الا وھلت توفی عمر لاربع لیال بقین من ذی الحجة وبویع لعثمان للیلة من ذی الحجة فاستقبل بخلافته المحرم سنة اربع وعشرین۔ (البدایہ والنہایہ جلد ہفتم صفحہ ۱۴۲ مطبوعہ مکتبہ فاروقیہ پشاور)

۶۔ترجمہ: واقدی کا بیان ہے کہ ابوبکر بن اسماعیل بن محمد بن سعد نے اپنے باپ کے حوالے سے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر بدھ کے روز حملہ ہوا جبکہ ۲۳ھ کے ذی الحج کی چار راتیں باقی تھیں اور یکم محرم ۲۴ھ کو اتوار کے روز آپ دفن ہوئے اور آپ نے دس سال پانچ ماہ اکیس روز خلافت کی اور محرم کی تین راتیں گذارنے پر سوموار کے روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت ہوئی۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے عثمان اخنس سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا میرے خیال میں تو بھول گیا ہے ذوالحجہ کی چار راتیں باقی تھیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور ذوالحجہ کی ایک رات باقی تھی کہ حضرت عثمان کی بیعت ہوئی اور آپ نے ۲۴ھ کے محرم کا استقبال اپنی خلافت سے کیا۔ (تاریخ ابن کثیر اردو ترجمہ البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۷۷۔۲۷۹ جلد نمبر ۷ مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی)

معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت وتدفین سب محرم سے پہلے ہوچکی تھی بلکہ بیعت حضرت عثمان بھی یکم محرم سے قبل ہوگئی تھی تو یکم محرم شہادت فاروق اعظم کا شوشہ چھوڑنے والے پھر کون لوگ ہیں یہ معلوم کرنا ان حوالوں کی روشنی میں کچھ مشکل نہیں ہے بس اپنی سادہ لوحی کو چند لمحات ایک طرف چھوڑیں اور امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھیں تو ان کی پیاری پیاری آواز کانوں میں رس گھولے گی کہ

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی

اور آپ کے برادر امام سخن حضرت حسن رضا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں
لعنۃ اللہ علیکم دشمنانِ اہل بیت

امام اجل حافظ الحدیث

۷۔ حضرت امام جلال الدین السیوطی کا مؤقف

زندگی میں بہتر ۷۲ مرتبہ سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی بیداری میں زیارت کرنے والے امام حضرت جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ جن کی تفسیر جلالین ہر مکتب فکر کے درس تفسیر کی زینت ہے ان کا ارشاد ملاحظہ ہو اپنی مشہور زمانہ تصنیف اور مایۂ ناز تالیف تاریخ الخلفاء میں فرماتے ہیں ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ ہجری بروز چہار شنبہ شہید ہوئے اور یک شنبہ کے دن غرۂ

محرم (چاندرات) کو دفن کئے گئے۔" (تاریخ الخلفاء اردو ترجمہ شمس بریلوی صفحہ ۲۱۵ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کراچی)

حضرت سیوطی علیہ الرحمۃ کے نزدیک شہادت واقع ہی ۲۶ ذوالحجہ کو ہوئی اور تدفین چاندرات کو تو یکم محرم کو شہادت نامعلوم کہاں سے بیچ میں آگئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی اور عمر ہے جس کی شہادت یہ خارجی یکم محرم کو مناتے ہیں۔

فقیر بڑی منت سماجت سے عرض کرتا ہے کہ یا تو ہر بزرگ کا عرس اس کی تدفین کے دن مناؤ۔ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یوم بھی ان کی شہادت کے دن مناؤ۔ خدا کیلئے خارجیت کو بھگاؤ اور سچے سُچے غلامانِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن جاؤ۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تاریخ شہادت چھوڑ کر یکم محرم کو یا پھر چھ سات محرم کو یوم عمر منانے والے حضرت عمر کے نام پر چندہ بٹور کر محبوبانِ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہداء کربلا رضی اللہ عنہم کا ذکر روکنا چاہتے ہیں۔ ان خارجیوں کے نزدیک "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" پڑھنا تو بدعت ہے اور سلام یا عمر کے بینر لگا کر فتنہ برپا کرنا عین سنت ہے۔

ان دشمنانِ اہل بیت کے نزدیک سلام یا امام حسین رضی اللہ عنہ یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو امام کہنا تو رافضیت وشیعت ہے اور سلام یا امام عمر رضی اللہ عنہ کے بینر آویزاں کر کے فساد پھیلانا عین سنت (معاذ اللہ، استغفر اللہ)

اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی مکتب فکر کی مساجد میں آج بھی یکم

سے دس محرم تک صبح بعد نمازِ فجر یا رات بعد نمازِ عشاء ذکرِ صحابہ و اہلبیت کیا جاتا ہے۔ مگر یکم محرم کو حضرت عمر سے خاص نہیں کیا جاتا کہ یکم کو تو مجلس شہادت حضرت عمر منعقد ہو اور باقی دن میدان خالی پڑا رہے۔

آج سے پچاس سال قبل اہلسنت کے سب سے بڑے ادارے میں (کہ جس کے بانی رازی دوراں غزالی زماں محدث اعظم پاکستان نائب اعلیٰ حضرت شمس طریقت بدرِ شریعت قطب العالم حضرت علامہ مولانا مفتی پیر ابوالفضل قبلہ محمد سردار احمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہیں) یکم سے دس محرم تک روزانہ رات کو مجالس ذکر شہادت و فضائل اہلبیت منعقد ہوا کرتی تھیں جس میں ہر روز نئے سے نیا خطیب تشریف لا کر ذکر صحابہ و اہلبیت فرمایا کرتے۔ کہیں حضرت ابوالکلام پاکستان پیر سید فیض الحسن شاہ صاحب آف آلومہار شریف جلوہ افروز ہوتے تو کہیں سلطان الواعظین علامہ محمد بشیر آف کوٹلی لوہاراں بیان فرماتے۔ آج اگر حضرت شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی کے اس شعر کی تکرار کہ

اس دم حسن نے لکھدیا یہ ذکر عام ہے
یعنی عمر جہاں میں ہمارا علام ہے
جب میں مروں تو رکھنا کفن میں نوشت یہ
تحریر ہے حسن کی دلیل بہشت یہ

نے وہ سماں باندھا کہ لوگوں نے وجد میں اپنے گریبان چاک کر ڈالے۔ تو

اگلے دن پیر سید محمد یعقوب علی شاہ صاحب آف پھالیہ نے کربلا کا منظر یوں بیان کیا گویا کہ سامنے دیکھ رہے ہیں۔

خدا کرے آج بھی ایسے منجھے ہوئے خطباء سننے کو اور ایسے مناظر اپنے اس عظیم مرکز میں دیکھنے کو ملیں۔ میرا مولیٰ کریم جل جلالہ، نائب محدث اعظم جانشین قطب العالم حضرت صاحبزادہ قاضی فضل رسول حیدر رضوی دامت برکاتہم العالیہ کا سایۂ عاطفت بصحت و عافیت غلاموں اور بالعموم تمام اہل سنت پر قائم و دائم رکھے اور یہ بہاریں یونہی مسکراتی رہیں۔

آمین ثم آمین

شیخ محقق علی الاطلاق

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا ارشاد

۸۔ شیخ محقق علی الاطلاق حضور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وہ شخصیت ہیں جن کو ہر مکتب فکر کے شیوخ اپنی عقیدتوں کا مرکز قرار دیتے ہیں اور اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی کی تمام مساجد کے سنگ بنیاد پر سب سے پہلے آپ ہی کا اسم گرامی تحریر کیا ہوتا ہے اس کے بعد سیدنا امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور اس کے بعد حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اسماء گرامیہ لکھے ہوتے ہیں کہ اس مسجد کا خطیب، امام، مؤذن اور انتظامیہ وہی شخص ہو سکتا ہے جو ان بزرگوں کے عقائد کا پابند ہو وہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب جو کہ ہر عالم کی ذاتی لائبریری میں موجود ہے اور تاریخ و سیرت کی

نامور کتاب ہے یعنی کہ مدارج النبوۃ اس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

''ان (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کی وفات حج سے واپسی کے بعد ہے''

(مدارج النبوۃ اردو جلد دوم صفحہ ۹۱۵ مطبوعہ مدینہ پبلشر کراچی)

۹۔ صاحب مشکوٰۃ امام ولی الدین رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

محدث بے مثیل مصنف مشکوٰۃ المصابیح حضرت امام ولی الدین رحمۃ اللہ علیہ مشکوٰۃ شریف کے آخر میں راویوں کے مختصر حالات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ ''طعنه ابو لؤلؤ غلام مغيرة ابن شعبة بالمدينة يوم الاربعاء الاربع بقين من ذى الحجة سنة ثلث وعشرين ودفن يوم الاحد عشرة المحرم سنة اربع و عشرين''(مشکوٰۃ شریف حالات صحابہ کرام (عربی صفحہ ۲۔۶ مطبوعہ اصح المطابع کراچی)

اسی کا ترجمہ کرتے ہوئے مفتی شہیر مفسر بے نظیر علامہ مفتی احمد یارخان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

۱۰۔ صاحب مرآت شرح مشکوٰۃ حضرت مفتی احمد یارخاں کا موقف

''آپ مدینہ منورہ کی زمین مسجد نبوی شریف محراب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز فجر پڑھاتے ہوئے شہید ہوئے۔ آپ ۲۶ ذی الحجہ بدھ کے دن تئیس ۲۳ ہجری زخمی کئے گئے اور محرم یکم اتوار کے دن دفن کئے گئے۔''

(مرآت شرح مشکوۃ جلد ۸ صفحہ ۳۰۳ مطبوعہ قادری پبلشر لاہور)

صاف ظاہر ہے اگر بدھ کو چھبیس ۲۶ ذی الحجہ ہوتی ہے تو اتوار کو تیس ذی الحجہ ہوگی اور تیس ذی الحجہ دن گذار کر محرم کی چاند رات ہوگی جب آپ کو دفن کیا جارہا تھا تو چاند نظر آ گیا تھا تو شہادت تو محرم سے قبل ہی واقع ہوئی اس لئے یکم محرم کو شہادت منانے کا کیا تک بنتا ہے یکم سے قبل ضرور منانی چاہئے۔ قریہ قریہ بستی بستی محلے محلے گلی گلی ذکر حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہونا چاہئے تاکہ پتہ چلے ہم خارجی نہیں بلکہ اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی ہیں۔

۱۱۔ امام اہل سنت حضرت امام ابن حجر مکی کا ارشاد گرامی

امام اہل سنت حضرت امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی وہ کتاب جسے اہل تشیع کے رد میں آخری کتاب کا درجہ دیا جاتا ہے اس شہرہ آفاق کتاب الصواعق المحرقہ میں وہ فرماتے ہیں کہ "وکانت اصابته یوم الاربعاء لأربعین بقین من ذی الحجة سنة ثلاث وعشرین ودفن یوم الاحد" (الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۰۵ عربی مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

۱۲۔ ترجمہ: "آپ بدھ کے روز زخمی ہوئے جبکہ ۲۳ ہجری کے ذی الحجہ میں چار دن باقی رہتے تھے اور اتوار کے روز آپ کو دفن کیا گیا۔"

(برق سوزاں ترجمہ الصواعق المحرقہ مطبوعہ فیصل آباد)

قارئین کرام! تمام ائمہ اہل سنت متفق ہیں کہ محرم سے چار دن پہلے زخمی

ہوئے اور اتوار آخری ذی الحجہ شام کو دفن ہوئے ظاہر ہے دفن سے کچھ وقت دن یا رات قبل ہی وفات ہوئی تو اسے یکم محرم قرار دینا کہاں کا انصاف ہے؟

لہذا آپ کی شہادت ذی الحجہ کے آخری دن میں ہی متفق علیہ امر ہے اسی پر عمل ہونا چاہیئے تا کہ خارجیت کا قلع قمع ہو سکے۔

۱۳۔ علامہ مؤمن شبلنجی رحمۃ اللہ علیہ کا دو لفظی مؤقف

حضرت علامہ مومن شبلنجی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہر آفاق کتاب "نور الابصار" جس کا ترجمہ استاذی المکرم نائب محدث اعظم حضرت محدث کبیر علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاری نے فرمایا ہے جو تنویر الازھار کے نام سے موسوم و مشہور ہے اس میں آپ فرماتے ہیں۔

"حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ منیٰ سے واپس آئے تو وادیٔ ابطح میں سواری بٹھائی پھر بطحا کے ایک ٹیلے کے اوپر تشریف لے گئے اور وہاں چادر بچھا کر لیٹ گئے پھر آسمان کی طرف دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا "اے اللہ میری عمر زیادہ ہوگئی قوت جاتی رہی میری رعیت بہت زیادہ ہوگئی مجھے ضائع کئے بغیر قبض کر لے"

پھر مدینہ منورہ کو روانہ ہو گئے وہاں پہنچ کر خطبہ دیا ابھی ذوالحجہ گزرنے نہ پایا تھا کہ آپ شہید کر دیئے گئے۔" انا للہ وانا الیہ راجعون

(تنویر الازھار ترجمہ نور الابصار جلد اول صفحہ ۲۲۸ مطبوعہ فیصل آباد)

مندرجہ بالا تمام حوالہ جات سے (اور پھر مشہور زمانہ کتاب اسد الغابہ جو کہ

معروف مورخ علامہ ابن اثیر جذری کی تصنیف ہے اس میں بھی اسی طرح لکھا ہے) ثابت ہوا کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی تاریخ وفات یکم محرم نہیں بلکہ آخری روز ذی الحجہ میں ہے تو پھر یہ یکم محرم کس نے لکھی آیئے نمونہ کے طور پر ایک حوالہ دیتا ہوں کہ دارالندوہ کے دیوبندی مورخ نے یہ شوشہ بغیر کسی ماخذ کے چھوڑا۔

تاریخ اسلام کے خارجی مصنف نے یکم محرم حضرت عمر کی شہادت کا دن تحریر کیا وہ بھی حوالہ ندارد بغیر کسی ماخذ کے

خارجی دیوبندی مورخ مولوی معین الدین ندوی لکھتا ہے کہ "ان وصیتوں کے بعد یکم محرم الحرام ۲۴ ہجری کو شنبہ کے دن اس دنیا کو خیرباد کہا" (تاریخ اسلام جلد اول صفحہ ۱۹۲ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تاریخ وفات لکھتے ہوئے اس دشمن اہلبیت خارجی کو یہ بھی ہوش نہیں آیا کہ یکم محرم ۲۴ ہجری کو اتوار کا دن یعنی یکشنبہ بنتا ہے ایسا بغض اہلبیت میں اندھا ہوا کہ شنبہ یعنی ہفتہ تحریر کر دیا جو کسی صورت بھی یکم محرم نہیں بنتا کیا خوب کسی نے کہا ہے کہ

دروغ گورا حافظہ نباشد

اور شنبہ یعنی ہفتہ کا دن ذی الحجہ کا آخری دن ۲۴ ہجری اس کے قلم سے لکھوانا اہلبیت کی کرامت نہیں تو اور کیا ہے کہ تاریخ تو بغض اہلبیت میں غلط لکھ دی مگر دن ائمہ اطہار نے صحیح لکھوالیا۔

اہل سنت بھائیوں سے التماس

فقیر خادم اہلسنت و جماعت کی تمام اہل سنت بھائیوں سے التماس ہے کہ وہ اس خارجی سازش کو بھانپتے ہوئے اس کو جڑ سے اکھاڑیں اور ذوالحجہ کی آخری تاریخ کو یا ۲۶ تا ۲۸ ذوالحجہ کو پوری طاقت اہتمام ذوق وشوق سے شہادت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ منائیں۔

بعض خارجی ملاں سنیت کا لبادہ اوڑھ کر اہلسنت کے عقائد برباد کرنے میں مصروف ہیں ان سے میرا سوال ہے کہ انہیں ۲۲ جمادی الثانی کو خلیفۂ بلافصل یارِ غارِ مصطفیٰ رونق دربارِ مصطفیٰ زینت بازار مصطفیٰ مخزن اسرار مصطفیٰ معدن انوار مصطفیٰ مزاج شناس نبوت ادا شناس رسالت تاجدارِ صداقت سیدنا ومرشدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یوم مناتے ہوئے کبھی حضرت علی اور ان کے جگر پاروں کی یاد نہیں آئی۔

۱۸ ذی الحجہ کو یوم ذوالنورین سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مناتے ہوئے کبھی شہزادگان حسنین کریمین رضی اللہ عنہما یاد نہیں آئے یکم محرم کو یوم فاروق اعظم مناتے ہوئے کبھی مظلوم کربلا یاد نہیں آئے۔ مگر دس محرم کو وہ خلفاء راشدین کا ذکر کرنا لازمی سمجھتے ہیں اور ذکر کربلا اس دن بھی کرنا ان کو اذیت دیتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ صرف شہداء کربلا کا ذکر کرنا شیعت ہے تو کیا خلفاء راشدین کے ایام کو مناتے ہوئے صرف انہی کا ذکر کرنا نبی وعلی کے گھرانے کا ذکر نہ کرنا خارجیت وناصبیت نہیں ہے؟

یہ کم ظرف ملاں اگر کہیں نعرۂ حیدری سن لیں تو فوراً کہہ دیتے ہیں یہ شیعہ اسٹیج نہیں، یہاں نعرۂ حیدری نہ لگاؤ بلکہ نعرہ تحقیق لگاؤ اور فقیر چیلنج کرتا ہے ان ملاؤں کو کہ نصف صدی پہلے نعرہ تحقیق کا وجود ثابت کرو۔

عقل کے اندھو تم کہتے ہوں نعرۂ تحقیق حق چار یار جبکہ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ "الخلافة ثلثون سنة من بعدی ثم تصیر ملکا" (جامع الترمذی عن سفینہ رضی اللہ عنہ)

میرے بعد خلافت تیس ۳۰ سال رہے گی پھر حکومت ہو جائے گی اور وہ تیس سال پانچویں خلیفہ راشد سیدنا امام حسن کی خلافت کے چھ ماہ شامل کرنے سے پورے ہوتے ہیں تو یہ تو حق پانچ یار ہو گئے پاگل ہو جو ایک یار کو گھٹا کر حق چار یار کا نعرہ لگاتے ہو یہ صرف اور صرف بغض اہلبیت ہے اور کچھ نہیں۔ میرا چیلنج ہے کہ سیدی حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر کا کیسٹ یا سی ڈی لے کر سنو اس میں صرف تین نعرے ہیں نعرۂ تحقیق کا وجود نہیں ہے۔

نعرۂ تحقیق کہاں سے آیا؟

بالآخر سوچنا پڑے گا کہ یہ نعرہ کہاں کی بدعت ہے تو سنئے یہ نعرہ چکوال کے خارجی ملاں جس نے تنظیم حق چار یار بنائی اسی کی ایجاد ہے جس کو قاضی بھی کہا جاتا ہے جس پر یہ مثال فٹ آتی ہے کہ

"قاضی جی دبلے کیوں ہو؟ جی شہر کا اندیشہ ہے

انہیں مرغ کی طرح دیواروں پر چلتے ہوئے فکر رہتی ہے کہ کہیں میرے بوجھ سے چھت نہ گر جائے اس لئے وہ چھت پر نہیں چلتے انہیں یہ عارضہ لاحق ہے کہ اگر نعرہ تحقیق نہ لگا اور پانچویں خلیفہ راشد کا ذکر ہو گیا یا نعرہ حیدری لگ گیا تو اسلام کی عمارت منہدم ہو جائے گی (معاذاللہ) اس کی ذریت بھی اس کا سبق دہراتی ہے اگر کہیں مسجد نہ ملے تو پارک میں ہی سہی صبح صبح لوگوں کا ایمان ضائع کرو۔

اگر اس قسم کے گول مول ملاؤں کی گول مول اولاد میں اخلاقی جرأت ہے تو میری مندرجہ بالا تمام گذارشات کا شریفانہ طریقہ سے جواب دیں یہ ان پر میرا قرض رہے گا ورنہ گالی گلوچ یا غیر مہذب زبان اگر وہ استعمال کریں گے تو ہم بھی انہیں

"عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ" (الآیہ) پڑھ کر سنا دیں گے۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔

سبب تالیف

مورخہ ۱۴ جولائی بروز جمعۃ المبارک فقیر خطبہ جمعہ کے لئے نورانی مسجد میں پہنچا تو ایک بڑے سادہ سے بھائی وہاں میرے منتظر تھے اور ہماری اس مسجد کے امام علامہ حافظ خادم حسین صاحب نے مجھے وہاں پہنچتے ہی فرمایا کہ ان کی بات سنیں۔

وہ صاحب بڑے غمگین نظر آرہے تھے انہوں نے مجھے کہا کہ ایک مسجد کا خطیب جو اپنے آپ کو مفتی بھی کہلاتا ہے اور کچھ مولوی کہلانے والے سڑک سے پار ایک پارک میں آج کل بڑی شدت اور ڈھٹائی سے تبلیغ کر رہے ہیں اور ان کا موضوع ایک ہی ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مولائے کائنات شیر خدا تاجدارِ ھل اتی سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ولادت کعبہ میں نہیں ہوئی مجھے بڑا دُکھ ہوا ہے کہ وہ سادہ لوح عوام کو گمراہی کے اٹا ٹوپ اندھیروں میں دھکیل رہے ہیں آپ مہربانی فرما کر حضرت علی کی کعبہ میں ولادت پر ایک تحریر ہمیں لکھ دیں تاکہ ہم اس کو چھپوا کر عوام میں تقسیم کر کے اس گمراہی کا سدباب کریں۔

فقیر تقریباً ڈھائی سال سے کئی امراض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اور نظر کی کمزوری کے سبب کچھ تحریر کرنے سے قاصر تھا مگر اس بھائی نے اس طرح سے مجھے فرمایا کہ میں نے کمر باندھ لی اور مولا پاک کی مدد کے سہارے آج مورخہ ۹ جولائی دن گیارہ بجے لکھنا شروع کیا اور الحمدللہ آج

ہی بوقت عصر یہ مسودہ تمام ہو گیا اگرچہ وعدہ اگلے جمعہ کو پیش کرنے کا تھا اور رات طبیعت بہت زیادہ خراب رہی حتیٰ کہ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ صاحب کو چیک کروایا گیا لکھنے کی ہمت نہیں مگر جذبۂ ایمان اور حب علی نے طاقت دی اور مسودہ تیار ہو گیا۔ الحمد للہ رب العالمین۔

کیونکہ صحاح ستہ بالخصوص ترمذی شریف کی حدیث کے مطابق حب علی ایمان ہے اور بغض علی نفاق، تو اسی ایمان کے جذبہ سے سرشار ہو کر یہ چند الفاظ سپرد قلم کئے ہیں جن میں آپ کو ایمانی تنقید کے جلوے بھی نظر آئیں گے اور آقا علی رضی اللہ عنہ کے غلام کے جذبے بھی۔

جو حضرات اس رسالہ سے مستفید ہوں فقیر کے لئے خاتمہ بالایمان کی دعا ضرور کریں اور بقول شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ بارگاہِ خداوندی میں عرض کریں

الٰہی بحق بنی فاطمہ — کہ بر قول ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول — من و دست و دامانِ آلِ رسول

دعا گو: فقیر محمد مقبول احمد سرور نقشبندی مجددی قادری رضوی
خادم آستانہ عالیہ حضرت امام خطابت رحمۃ اللہ علیہ فیصل آباد

اظہارِ تشکر

قارئین کرام!

یہ پندرہ حوالوں پر مشتمل مختصر سی تحریر دراصل اجمال ہے اس تفصیل کی جو کہ محقق العصر حضرت علامہ پیر سید نجم الحسن شاہ صاحب آف وہاڑی دامت برکاتہم العالیہ نے تحریر فرمائی ہے جس کا نام "مولودِ کعبہ حضرت علی علیہ السلام" ہے اس میں اس اجمال کی تفصیل میں ۲۷ حوالجات سے موضوع کو ثابت کیا گیا ہے اور بڑے ہی احسن انداز میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا کعبہ میں پیدا ہونا بیان کیا گیا ہے۔ کچھ کتب تو میری لائبریری میں موجود تھیں اور کچھ حوالجات مندرجہ بالا کتاب سے لئے گئے ہیں اس لئے بندہ حضرت محقق العصر کا انتہائی شکر گذار ہے کہ اس مشکل وقت میں ان کی تصنیف مبارکہ میرے لئے نہایت مفید و مستفیض ثابت ہوئی۔

اللہ تعالیٰ بطفیل حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت شاہ صاحب کو عمر دراز بصحت و عافیت عطا فرمائے اور ان کا یہ فیض جاری و ساری رکھے۔ آمین

بجاہ النبی الامین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

فقیر محمد مقبول احمد سرور۔ فیصل آباد

مولودِ کعبہ کے متعلق قدیم علما و محدثین کے عقائد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علامہ ابن المغازلی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

علامہ ابوالحسن ابن المغازلی المتوفی ۴۸۳ھ پانچویں صدی کے عظیم محقق جن کی روایات کو متاخرین علماء محققین نے اپنی تحقیقات کی زینت بنایا صاحب الصواعق المحرقہ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جن کی کتاب الصواعق المحرقہ ایوان بابل کو آج تک لرزہ براندام کئے ہوئے ہے اور وہ منکرین صحابہ کی موت کے لئے ایک بہت بڑا ٹانک (Tonic) اور محافظین عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے ایک عظیم انسائیکلو پیڈیا (Encyclopaedia) کی حیثیت رکھتی ہے اس صحیفہ نور کے مصنف امام ابن حجر مکی نے ابن المغازلی کی روایات کو اپنی اس سرمایہ افتخار تصنیف کی زینت بنایا ہے۔ علاوہ ازیں علامہ نورالدین سمہودی علیہ الرحمۃ اور ابن کثیر نے اپنی اپنی تصانیف میں علامہ ابن المغازلی کی روایات کو نقل کیا ہے جس سے علامہ ابن المغازلی کی ثقاہت و فقاہت اظہر من الشمس ہے اور پھر پانچویں صدی جو ہمارے عہد کے لحاظ سے ویسے بھی حدیث مبارکہ "خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم" کی مصداق ہے یعنی کہ ہم سے بہت بہتر زمانہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب کا زمانہ ہے اس زمانے کے محقق عظیم کا عقیدہ ہر لحاظ سے ہمارے عقیدہ سے بہتر ہے وہ کیا فرماتے ہیں سنیئے اور سر دھنئے۔

امام رابع حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی روایت:

علامہ ابوالحسن ابن المغازلی اپنی تصنیف لطیف ''مناقب علی رضی اللہ عنہ''

میں چوتھے امام حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ (جو کہ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے لخت جگر اور حضرت باقر العلم والھدیٰ سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ کے والد گرامی اور حضرت سیدنا امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ کے جدامجد ہیں) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک صحابیہ حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا سے روایت لیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مجھ سے زیدہ بنت قریبہ بن عجلان نے اپنی والدہ حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضۂ مقدس کے پاس (کیونکہ ہم اور وہ سب لوگ زیارت روضۂ رسول کے لئے حاضر ہوئے تھے وہاں پر) یہ روایت بیان کی کہ ''اللہ تعالیٰ کی ذات کی قسم مجھے میری والدہ ام عمارہ بنت عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان الساعدی نے بیان کیا کہ ایک دن وہ خواتین عرب میں موجود تھیں کہ اچانک جناب ابوطالب رضی اللہ عنہ پریشان و غمناک کیفیت میں جلوہ افروز ہوئے تو میں نے عرض کیا! ابوطالب خیریت تو ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ فاطمہ بنت اسد (جناب ابوطالب کی زوجہ اور حضرت علی کی والدہ رضی اللہ عنہا) دردزہ میں مبتلا ہے پھر اپنے چہرہ پر ہاتھ رکھ دیا ہم ابھی اسی حال میں تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا! عم محترم خیر تو ہے؟ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جناب ابوطالب کو ہاتھ سے پکڑ اور (جب دوبارہ) تشریف لائے تو حضرت سیدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا بھی آپ

کے ساتھ تھیں پھر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں کعبہ معظّمہ کی طرف لے گئے اور (جوف) کعبہ میں بٹھا دیا اور فرمایا" اجلسی علی اسم اللہ قال فطلقت طلقه فولدت غلامًا مسرورًا نظیفًا منطفًا لم ار لحسن وجهه فسماه ابوطالب علیا و حمله النبی علیه السلام حتی اداه الی منزلها"

(مناقب علی ابن ابی طالب للمغازلی صفحہ ۲۷-۲۶)

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے مبارک نام کی (برکت) سے بیٹھ جاؤ تو وہ اچانک (اسی وقت) اس تکلیف سے آزاد ہو گئیں اور انہوں نے (وہیں جوف کعبہ میں) ایک مسرور اور پاکیزہ بچے کو جنم دیا۔ ایسے خوب صورت چہرے والا (کوئی) نہیں دیکھا گیا تو حضرت ابوطالب نے اس کا نام علی رکھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (بنفس نفیس) اسے اٹھایا اور حضرت فاطمہ بنت اسد کے گھر پہنچا دیا۔ جن ائمہ اہل بیت اطہار کے گھر کی بات ہے وہ بڑے مزے سے اس روایت کو بیان کرتے اور فرماتے" فواللہ ماسمعت بشیء قط الا ھذا احسن منه"

خدا کی قسم میں نے اس سے احسن کسی کی بات کو نہیں سنا یعنی یہ بات سنانے کا سب سے خوبصورت انداز ہے۔

اور جن پندرہویں صدی کے خارجی ملاؤں کو الف با کا پتہ نہیں وہ امفتی من المفت اور محققین من الحقه بڑی شدومد سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کعبہ

میں پیدا ہونے کا انکار کرتے ہیں مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ آخر اس انکار سے ان کو ملتا کیا ہے؟ سوائے بغض علی یہ اور کیا ہے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق علی سے بغض صرف اور صرف منافق ہی رکھتے ہیں۔ ''لا یبغضہ الا منافق'' (الحدیث)

اگر کسی بحث وکلام سے کچھ حاصل ہو روح کو تازگی عشق کو بالیدگی ملے تو وہ ضرور قابل سماع ٹھہرے گا اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور پروگرام ہو اور وہ بھی مولائے کائنات کے بغض میں ہو تو وہ گدھے کی ڈھینگیں تو ہو سکتی ہیں وعظ و تقریر نہیں۔

کعبۃ اللہ میں پیدا ہونا فضیلت ہے اور محدثین فضائل بیان کرتے ہیں نا کہ اس کے مخالف اور اگر خدانخواستہ یہ روایت ضعیف بھی ہو تو فضائل کے باب میں قابل قبول ہے کیونکہ یہ قدیم محدثین کا قاعدہ ہے کہ ضعیف روایت فضائل میں قابل قبول ہوتی ہے۔

عجیب ترین مشغلہ ہے کہ جو شخص کتاب سامنے رکھنے کے بغیر کلام نہ کر سکے وہ مفتی اور جو شخص بغیر اعراب کے عربی عبارت نہ پڑھ سکے وہ بہت بڑا خطیب اور مقرر ہے اور ایسے خطبا و مقررین کو جب مساجد میں کوئی گھسنے نہیں دیتا تو وہ پارکوں میں فتنہ انداز یاں شروع کر دیتے ہیں۔

مصعب بن عبداللہ کا قول کہ کعبہ میں صرف حکیم بن حزام پیدا ہوئے:

متذکرہ بالا مقررین وواعظین اور مفتیان کرام نے مصعب بن عبداللہ کے

اس قول کو اپنے زور آور اور مضبوط کندھوں پر اس مرغ کی طرح اٹھایا ہوا ہے جو چھت پر درمیان میں نہیں چلا کرتا بلکہ دیواروں پر رقص کناں نظر آتا ہے اور اگر اس سے پوچھا جائے کہ حضور! آپ چھت پر کیوں نہیں چلتے تو کہتا ہے کہ اس خوف سے کہ کہیں میرے بوجھ سے چھت گر ہی نہ جائے۔

اسی طرح یہ مرغ نما مولوی و مفتی اس قول کو پیش کرتے ہیں کہ بس اس سے اوپر کوئی دلیل اور نہیں ہے اور ان کے پاس مولودِ کعبہ علی المرتضٰی کی ولادت کعبہ میں نہ ہونے پر کوئی دلیل واقعی نہیں ہے یہی ایک قول ان کی پہلی اور آخری دلیل ہے کہ دیکھئے جی مصعب بن عبداللہ کہتے ہیں کہ کعبہ میں صرف اور صرف حکیم بن حزام ہی پیدا ہوئے ہیں۔ "ولم یولد قبلہ ولا بعدہ فی الکعبۃ احد" ان (حکیم بن حزام) سے پہلے یا بعد کعبہ میں کوئی بھی پیدا نہیں ہوا اور حوالہ اس محدث کی کتاب کا دیتے ہیں جس نے اس قول کا رد کیا ہے۔

امام ابو حاکم نیشاپوری المتوفی ۴۰۵ھ نے اس قول کا رد کیا ہے:

امام ابو حاکم نیشاپوری بھی چوتھی صدی کے امام فی الحدیث ہیں پندرہ سو کتب کے مصنف آج سے دس صدیاں پہلے منصۂ شہود پر آنے والا محدث اس قول کا رد فرماتے ہوئے لکھتا ہے کہ مصعب نے وہم کا شکار ہو کر اس بات کا انکار کیا جو اخبار متواترہ سے ثابت ہے۔ "وھم مصعب فی الحرف الاخیر فقد تواترت الاخبار ان فاطمۃ بنت اسد ولدت

امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجھہ فی جوف الکعبۃ" (المستدرک للحاکم جلد ۳ صفحہ ۱۹۹ مطبوعہ لبنان)

مصعب نے آخری بات میں وہم کیا جبکہ اخبار متواترہ سے ثابت ہے کہ سیدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا نے امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو عین درمیان کعبہ میں جنم دیا۔

کعبہ میں علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہی پیدا ہوئے

امام حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "ان علیا اول من بنی ھاشم ولد فی جوف الکعبۃ" یقیناً کعبۃ اللہ کے عین وسط میں بنی ہاشم میں سے اول حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی پیدا ہوئے۔

حکیم بن حزام کی کعبہ میں پیدائش کی بات قول ضعیف ہے:۔

خارجی ملاں، مفتی ومقررین جس قول کو محض عداوت حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم میں پیش کرتے ہیں علماء متقدمین کے نزدیک وہ قول ضعیف ہے ملاحظہ ہو حضرت علامہ شیخ محمد حسن بن دیار بکری رحمۃ اللہ علیہ مصری وہ شخصیت ہیں جن کی کتاب محبت صحابہ واہلبیت اور دیگر کتب مصنفین اہل سنت کا ماخذ ہوا کرتی ہیں ان کی ایک کتاب جو ہر مورخ کی مجبوری ہے اور جس کی شہرت آسمان کی بلندیوں کو چھو رہی ہے جسے اہل علم وفکر ودانش تاریخ الخمیس کے نام سے جانتے ہیں اپنی اس کتاب میں علامہ شیخ محمد بن حسن دیا بکری رقمطراز ہیں کہ "وفی سنۃ الثلاثین من مولودہ صلی اللہ علیہ والہٖ

وسلم ولد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فی الکعبۃ قال ابن اسحاق اول ذکر من باللہ ورسولہ علی وھو یومئذ ابن عشر سنین وقیل الذی ولد فی الکعبۃ عند اھل التاریخ ھو حکیم بن حزام "(تاریخ خمیس جزء اول صفحہ ۳۱۵ مطبوعہ مصر)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت مبارکہ سے تیس برس بعد (تیسویں برس میں) حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کعبہ میں تولد ہوئے ابن اسحاق کی رائے ہے کہ مردوں میں پہلا وہ شخص جو خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا وہ حضرت علی ہیں جبکہ وہ اس وقت دس برس کے تھے اور قول ضعیف یہ ہے کہ اہل تاریخ کے نزدیک کعبہ میں حکیم بن حزام پیدا ہوئے۔

قارئین کرام! جہاں لفظ قِیْلَ آجائے وہاں اس لفظ سے مراد ضعیف قول ہوتا ہے جیسے فقہ کی کتب میں کئی اقوال ایک دعوئی پر منقول ہوتے ہیں ان پر لفظ قِیْلَ یا قِیْلَ بَعْضُنَا کے الفاظ لائے جاتے ہیں تاکہ قاری کو معلوم ہو کہ اصل قول ہم نے پہلے نقل کر دیا ہے یہ سب اقوال جو بعد میں آرہے ہیں ضعیف ہیں۔ حضرت شیخ محمد بن حسن دیار بکری نے پہلے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ولادت کعبۃ اللہ میں ہونے کا قول نقل کر کے پھر فرمایا "وقیل الذی ولد فی الکعبۃ عند اھل التاریخ ھو حکیم بن حزام "اور کہا گیا کہ اہل تاریخ کے نزدیک کعبہ میں حکیم بن حزام پیدا

ہوئے تو اس اسلوب تحریر سے پتہ چلا کہ اصل قول پہلا ہی ہے بعد والا قول ضعیف ہے۔

تائید حق میں پہلی شہادت علی کی ہے
کعبہ ہے اور جائے ولادت علی کی ہے

اس حوالہ نے یہ بات بھی طشت از بام کردی کہ یہ عقیدہ قدیم اہلسنت کا ہے کیونکہ حضرت شیخ محمد بن حسن اکابر علماء اہلسنت سے ہیں جن کے حوالے امام اہلسنت تاجدار بریلی شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی کتب میں جابجا ملتے ہیں مصر کے اس بطل جلیل نے خارجیوں کے رد میں متعدد کتب تصنیف فرمائیں۔

مشہورِ زمانہ علامہ ومورخ ابن اثیر جذری کا ارشاد:

قارئین کرام! عظیم محدث اور سیرت نگار ومورخ علامہ ابن اثیر جذری رحمۃ اللہ علیہ جن کی تصنیف لطیف "اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ" ہر مکتب فکر کے نزدیک بلند پایہ کتاب ہے۔ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوانح اور سیر پر مشتمل ہے۔ آپ ہی تاریخ کامل کے مصنف ہیں جو کتب تواریخ کا ماخذ قرار پاتی ہے اور قرأت وتجوید کے انوارات سے مزین تجوید کی منتہی کتاب المقدمۃ الجذریہ بھی آپ ہی کے تحریر کردہ منظوم رشحات قلم سے وجود میں آئی ہے آیئے ملاحظہ فرمایئے وہ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے اپنی مشہور زمانہ تالیف مبارکہ اسد الغابہ میں تحریر فرمایا ہے کہ "ان علیا ولد داخل البیت الحرام

فی یوم الجمعة لیلة الثالثة عشر من شهر رجب قبل البعثة بعشر سنین" (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ لابن الاثیر جزری جلد ۳ صفحہ ۲۸۲)

حضور مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم بیت اللہ کے اندر پیدا ہوئے اور آپ بعثت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دس سال پہلے ۱۳ رجب المرجب بروز جمعۃ المبارک دنیا میں تشریف لائے۔

فرمایئے مفتی من المفت اور محقق من الحقہ علی الاطلاق کیا امام ابن اثیر جزری نے بھی معاذ اللہ جھوٹ تحریر کر دیا؟

ان سب علما و محدثین کو آخر اس جھوٹ پر (جو کہ آپ کے نزدیک جھوٹ ہے معاذ اللہ) اتنی مداومت اور رشد و مد سے لکھنے کی کیا ضروت تھی؟ کیا معاذ اللہ یہ سب غلط لکھ رہے ہیں اور آپ اکیلے ہی درست ہیں؟ ان علما ومحدثین کے قلوب میں سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا احترام تھا جو آپ میں نہیں بات اتنی ہی ہے اور بس آپ بغض علی میں اس قدر اندھے ہو چکے ہیں کہ آپ کو اپنے سامنے جلتی ہوئی نار جہنم نظر نہیں آتی جنت میں تو آپ جا نہیں سکتے کیونکہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "لایجوز احد الصراط الا من کتب له علی الجواز" جنت میں وہی جائے گا جسے ٹکٹ علی دیں گے۔

(الصواعق المحرقہ امام ابن حجر مکی)

تو جب آپ کے سیاہ دل میں بغض علی کے طوفان امڈ رہے ہیں تو پھر خود ہی سوچیں کہ انجام کار کیا ہوگا؟

آپ ہی اپنے تغافل پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

ممکن ہے خارجی ملاں یہ گنجائش نکالیں کہ۔۔۔۔

عین ممکن ہے کہ خارجی ملاں یہ گنجائش نکالیں کہ اکثر مورخین نے علامہ حاکم نیشاپوری کا حوالہ سامنے رکھ کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا کعبہ میں پیدا ہونا تحریر کردیا ہے وہ چوتھی صدی کے مورخ ہیں باقی سب لوگوں نے بغیر تحقیق ان کی پیروی کرلی۔

نہیں میری جان ملاں تو مان نہ مان کہ امام نیشاپوری سے پہلے بھی مورخین نے اس بات کو نقل کیا ہے وھوھذا۔

تیسری صدی کے محقق علامہ الجاحظ نے بھی یہی لکھا ہے:

امام حاکم نیشاپوری چوتھی صدی کے عظیم محقق ہیں جن کی مایہ ناز تصنیف المستدرک للحاکم علی الصحیحین ہر عالم محدث کی لائبریری میں موجود ہے جن کی وفات ۴۰۵ھ میں اور ولادت ۳۲۵ھ ماہ ربیع الثانی میں ہے جیسا کہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بستان المحدثین میں تحریر فرمایا اور علامہ جاحظ تیسری صدی کے عظیم محقق ہیں ان کی وفات ۲۵۵ھ میں ہوئی۔ گویا کہ امام ابوحاکم نیشاپوری سے ایک صدی قبل یہ تحقیق تیسری صدی کے

محققین نے بھی پیش کی۔ ملاحظہ ہو علامہ جاحظ لکھتے ہیں۔ "فاما علی ابن ابی طالب فلوردنا الفضائله الشریفة ومقاماته الکریمة ودرجاته الرفیعة ومناقبه النبیة لافینا فی ذالك الطوامیر الطول والدفاتر العراض العرق صحیح من آدم علیه السلام والنسب صریح والمولد مکان معظم"

(رسالہ الجاحظ بحوالہ ینابیع المودۃ صفحہ ۱۵۳، از مفتی اعظم قسطنطنیہ علامہ شیخ سلیمان بن ابراہیم الحنفی القندوزی)

ترجمہ سے قبل قارئین یہ جان لیں کہ علامہ شیخ سلیمان بن ابراہیم الحنفی القندوزی رحمۃ اللہ علیہ اہلسنت کے امام اجل مفتیٔ اعظم قسطنطنیہ فقہ حنفی کے عظیم سپوت ہیں۔ جنہوں نے علامہ جاحظ کا حوالہ نقل کیا ہے۔

ترجمہ ملاحظہ ہو۔ "بہر حال اگر حضرت مولا علی کے فضائل شریف مقامات بزرگ اور روشن محامد و مناقب کو ہم شمار کریں تو اس بارے میں بڑی طویل و عریض مجلدات اور دفاتر کے دفاتر ختم ہو جائیں گے آپ حضرت آدم علیہ السلام کی صحیح شاخ اور آپ کا نسب بے عیب ہے آپکی ولادت کا ایک بلند مقام (خانہ کعبہ) ہے۔"

معلوم ہوا کہ حضرت امام ابو حاکم نیشاپوری سے بہت پہلے کے مورخین بھی حضرت مولائے کائنات کا خانہ کعبہ میں پیدا ہونا بیان کر چکے

ہیں پھر حضرت شیخ سلیمان بن ابراہیم قندوزی مفتی اعظم قسطنطنیہ کٹر قسم کے سنی حنفی ہیں جن کی مشہور زمانہ کتاب ینابیع المودۃ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے فضائل میں بے نظیر تصنیف ہے ان کے حوالہ سے جاحظ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا کعبۃ اللہ میں پیدا ہونا بیان فرمایا ہے۔ بعض لوگوں کے نزدیک علامہ جاحظ معتزلہ ہیں مگر میں کہتا ہوں مفتی اعظم قسطنطنیہ حضرت قندوزی تو معتزلہ نہیں جن کے حوالہ سے علامہ جاحظ تحریر فرمارہے ہیں

اور اگر علامہ جاحظ معتزلی ہو کر مولائے کائنات کا کعبہ میں پیدا ہونا بلاچون و چرا تسلیم کر رہے ہیں تو مولویو! تم کیسے سنی ہو جو بڑی ڈھٹائی بے شرمی سے اس تحقیق کی مخالفت میں سارا زورِ بیان سرف کرتے ہو تم سنی نہیں ہو تم خارجی ہو جن کو مولائے کائنات سے شروع دن سے عداوت ہے ہم اہل سنت تو رہے اہل سنت خارجیوں کے ہی مجدد نواب صدیق الحسن بھوپالوی نے بھی اس حق بات کا اقرار کیا ہے جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے ملاحظہ ہو۔

مجدد الوھابیہ نواب صدیق الحسن بھوپالوی نے بھی تحریر کیا ہے

مجدد الوھابیہ غیر مقلدین کے غیر مقلد امام نواب صدیق الحسن بھوپالوی لکھتے ہیں کہ ”ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیف اللہ المسلول مظہر العجائب والغرائب اسد اللہ الغالب“ ان کی ولادت مکہ مکرمہ میں اللہ کے گھر بیت اللہ میں ہوئی ان

سے پہلے کوئی بیت الحرام کے اندر مولود نہیں ہوا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا کے بیٹے تھے۔" (تکریم المومنین مناقب خلفاء راشدین صفحہ ۹۹ مطبوعہ آگرہ)

اپنے آپ کو سنی کہلوا کر ولادت علی کعبہ میں ہونے کا انکار کرنے والو! تم سنی ہو کر خارجی ہو گئے اور نواب صدیق الحسن بھوپالوی خارجی وہابی ہو کر سنیوں والا عقیدہ رکھتا ہے۔ یا للعجب

وہابی مولوی محمد ادریس بھوجیانی نے بھی تحریر کیا

سابق امیر جمعیت اہل حدیث ٹوبہ ٹیک سنگھ مولوی محمد ادریس بھوجیانی رقمطراز ہیں کہ "آپ کی ولادت باسعادت قبل نبوت آٹھ سال بیت اللہ میں ہوئی" (کتاب خاندانِ نبوت صفحہ ۳۴۷)

دیوبندی مورخ مرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں:

مشہور دیوبندی مورخ مرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں "آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شادی کے تین سال بعد خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے" (کتاب شہادت صفحہ ۱۵۷)

الحمد للہ یہ حقیقت تمام مکاتیب فکر کے اہل علم و دانش نے تسلیم کی ہے مگر یہ چند شریر مولویوں کا ٹولہ جو محض اپنی شناخت کروانے کے لئے اس حقیقت سے انکار کرتا ہے کہ چلو اس طرح سے ہی ہمارا تعارف ہو جائے۔

مولوی صاحب! تعارف تو ابلیس کا بھی بہت زیادہ نہیں بلکہ سب سے زیادہ ہے کیا آپ بھی ابلیس بننا پسند کریں گے۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا کا ارشاد

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کی نسبت بریلویہ اہلسنت کی پہچان ہے اور ان کے ارشادات اکثر اہل سنت کے نزدیک تحقیق آخر ہوا کرتی ہے۔ آپ کے افادات پر مشتمل کتاب سیرت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جانِ رحمت میں تحریر ہے کہ "اہل سیر کے نزدیک آپ (حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم) کی ولادت جوف کعبہ میں ہوئی۔" (سیرتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جانِ رحمت جلد ۴ صفحہ ۲۲۷)

قارئین کرام! اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کو یہ مولوی ملاں بھی ہر جگہ اپنی تقریروں اور فتووں کی زینت بناتے ہیں مگر اس معاملہ میں ان کا حساب وہی ہو جاتا ہے کہ "مَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ" (الآیۃ) قرآن کو جہاں سے جی چاہا مان لیا اور جہاں اپنی بات نہ بنی وہاں قرآن کا بھی انکار کر دیا۔

اعلیٰ حضرت کی جو تحقیق اپنے معیار پر پوری اتری مان لی اور جو پوری نہ اتری اس کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جہاں سے پیسے بٹورنے ہوں وہاں حضرت محدث بریلوی کے اشعار خوب خوب پڑھے اور ہزاروں روپیہ بٹور لیا اور جہاں اعلیٰ حضرت کے غلاموں نے نعرہ حیدری لگایا فوراً غضب آ گیا بلکہ غضبناک ہو گئے اور کہہ دیا کہ "یہ سنی اسٹیج ہے شیعہ کا نہیں" کیا نعرۂ حیدری شیعہ کا نعرہ ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو پھر لاؤ کیسٹ

تقریر حضور قطب دوراں محدث زماں وحید العصر فرید الدھر علامہ مولانا مفتی پیر ابوالفضل محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کا اور سنو کہ اس میں کتنی مرتبہ نعرۂ حیدری گونجتا ہے۔ حضرت نے ایک مرتبہ بھی منع نہیں فرمایا مگر یہ ملاں شاید محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی اسم گرامی بھی روٹیاں بنانے کے لئے لیتا ہے اس کو نعرۂ حیدری سے چڑ ہے۔ ولادت علی کعبہ میں ماننے میں پس و پیش ہے اگر کبھی کوئی یوم علی پر اسے تقریر کے لئے بلائے تو مولا کا نام تک نہیں لیتا۔ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے شہزادہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا شہادت کا جلسہ ہو تو اسے حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ یاد آجاتے ہیں۔ کوئی ۱۸ ذی الحج کو غم غدیر کا ذکر کرے تو وہ شیعہ ہو جاتا ہے اسے وہ ذکر چھوڑ کر شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کرنا چاہئے۔ یہ تمام باتیں ملاں کے خبث باطنی یعنی اندر چھپے ہوئے بغض علی کو ظاہر کرتی ہیں وہ کھل کر آپ کی مخالفت جوتوں کے ڈر سے نہیں کرتا۔ اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی عقیدہ رکھنے والوں سے گذارش ہے کہ

لباس خضر میں ہزاروں رہزن بھی پھرتے ہیں
اگر رہنا ہے دنیا میں تو کچھ پہچان پیدا کر

ابن صباغ مالکی کہتے ہیں:

ابن صباغ مالکی المتوفی ۸۵۵ھ رقمطراز ہیں کہ

''حضرت علی کرم اللہ وجہہ تیرہویں شب ماہ رجب المرجب (اس شب کے

جمعہ کو) جمعہ کے دن کعبہ کے اندر پیدا ہوئے۔۔۔۔۔الی آخرہ" کہ

"ولم یولد فی بیت الحرم قبله احد سواه وهی فضیلة خصه الله تعالٰی بها اجلا لا له والملاء المرتبة واظهار التکرمه" (الفصول المہمہ صفحہ ۱۲ مطبوعہ نجف اشرف)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا بیت اللہ شریف میں کوئی شخص پیدا نہیں ہو اور یہ وہ فضیلت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس سے خاص فرمایا۔ الخ

خارجیت کے ڈالر حلال کرنے والے مولویو! تم سچے ہو یا امام اہلسنت شیخ نورالدین علی بن احمد المعروف بابن صباغ مالکی رحمۃ اللہ علیہ سچے ہیں؟

کچھ خوف خدا شرم نبی سے کام لو کہ

جب وہ پوچھیں گے سرِ محشر بلا کے سامنے

کیا جوابِ جرم دو گے مصطفٰے کے سامنے

تاریخ کے امام عظیم چوتھی صدی ہجری کے مورخ کبیر جن کی مدح ستائش میں ابن خلکان جیسے نابغۂ روزگار نے قلم اٹھایا اور لکھا کہ وہ فن تاریخ کے امام ہیں۔ میری مراد علامہ ابوالحسن علی بن حسین مسعودی المتوفی ۳۴۶ھ اپنی مشہور زمانہ تصنیف مروّج الذہب میں رقمطراز ہیں کہ "وکان مولدہ فی الکعبة" (مروّج الذہب للمسعودی جلد ثانی صفحہ ۳۸۵ مطبوعہ مصر)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کعبہ شریف میں پیدا ہوئے۔ جناب

محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ جو امام یافعی کے نزدیک فقہ اور مناظرے میں درجہ کمال رکھتے تھے امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تالیف مراٰۃ الجنان میں فرمایا کہ

محمد بن طلحہ رئیس صاحب حشمت بزرگ تھے فقہ اور مناظرہ میں کمال کا درجہ حاصل کرلیا تھا (مراٰۃ الجنان جلد ۴ صفحہ ۱۲۸)

وہ فرماتے ہیں کہ "ولد بالکعبۃ البیت الحرام" حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کعبہ بیت الحرام کے اندر پیدا ہوئے

علی نال بغض رکھیں ایویں توں نکمیاں
اوتھے تیرا ج ہووے جتھے علی جمیاں

علامہ علی القاری الحنفی کا ارشاد:۔

امام الائمہ کاشف الغمہ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی فقہ کے بہت بڑے مؤید اپنے دور کے سب سے بڑے حنفی عالم و فاضل حضرت ملاں علی القاری الحنفی فرماتے ہیں کہ "فی مستدرک الحاکم ان علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجھہ ولد ایضا فی داخل الکعبۃ" (شرح شفا للقاضی عیاض مالکی جلد اول صفحہ ۱۰۱ طبع مصر)

مستدرک حاکم میں ہے کہ بتحقیق حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کعبہ کے اندر پیدا ہوئے منکرین کو چاہئے کہ یا حنفی کہلانا چھوڑ دیں یا پھر حضرت ملاں علی قاری حنفی کے مندرجہ بالا قول کو تسلیم کریں یا اپنی خارجیت کا علی

الاعلان اظہار کریں تا کہ دنیا کو دھوکہ نہ دیا جا سکے۔

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ

کے مصداق ان خارجیوں سے حنفی عوام وخواص کو بہر حال ان کے مکر وفریب اور دجال وتلبیث کے جال سے دور رہنا چاہیے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا ارشاد

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی شخصیت کو سنی، دیوبندی، وہابی تمام لوگ اپنا مقتداء اور رہنما تسلیم کرتے ہیں ہندوستان میں خدمت حدیث کے حوالہ سے آپ کا خاندان سورج کی طرح فیض بار رہا اور سب سے پہلے ہندوستان میں حدیث کا کام کرنے والی یہی شخصیت ہیں آپ اپنی شہرہ آفاق تصنیف ازالۃ الخفاء میں فرماتے ہیں۔

''از مناقب وے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ در حسین ولادت او ظاہر شد یکے آن است کے در جوف کعبہ معظمہ تولد یافت قال الحاکم قد تواتر الاخبار ان فاطمۃ بنت اسد ولدت امیر المومنین علیا فی جوف الکعبۃ'' (ازالۃ الخفاء از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جلد ثانی صفحہ ۲۵۱)

آپ کی ولادت کے وقت جو مناقب ظاہر ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ کعبہ معظمہ کے اندر آپ کی ولادت ہوئی۔ الخ

امام المحدثین شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی دوسری کتاب قرۃ العین میں رقمطراز ہیں کہ ''فضائل او بسیار است و مناقب او بے شمار اول ہاشمی

است کہ او را ھاشمیہ بزاد و تولد در کعبہ بود این فضیلت است کہ پیش از وے پاک متصف نہ بود“ (قرۃ العین مطبوعہ دہلی صفحہ ۱۳۸)

آپ ﷺ کے فضائل بہت اور مناقب بے شمار ہیں آپ پہلے ہاشمی ہیں کہ جن کی والدہ ماجدہ بھی ہاشمیہ خاتون ہیں آپ کی ولادت خانہ کعبہ میں ہوئی اور یہ ایک ایسی فضیلت ہے جو آپ سے پہلے کسی کے حصہ میں نہیں آئی۔ حضرت شاہ ولی اللہ خاندان کے ہی چشم و چراغ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں انہوں نے فرقہ شیعہ کے خلاف زبردست تحقیقات فرمائی ہیں ان کی کتاب تحفہ اثنا عشریہ منہ سے بول بول کر رفض کا خاتمہ فرما رہی ہے آیئے دیکھتے ہیں کہ وہ کیا فرماتے ہیں؟

مصنف تحفہ اثنا عشریہ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی کا ارشاد

یہ وہی شاہ عبدالعزیز ہیں کہ ہر مکتب فکر کی حدیث کی تمام اسناد کا اختتام انہیں کی ذات گرامی پر ہوتا ہے آپ فرماتے ہیں۔ ”حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے“ (تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۶۵)

یہ دو نمبر مفتی، وارثانِ محراب و منبر اور مقررین و واعظین اگر حدیث کی کسی ادارے کی سند لئے ہوئے ہیں تو ان کو وہ سند پھاڑ کر ردی کی ٹوکری میں ڈال دینی چاہئے اور اگر انہیں کی سند سے انہیں مسجد کی خطابت، مدرسہ کی تدریس اور وعظ کے لئے منبر ملتا ہے اور اس کی تنخواہیں چاٹ کر عمر بھر گذارا کرتے ہیں تو شرم سے ڈوب مرنا چاہئے اور اگر بے سند مفتی ہیں تو پھر

دار الافتا کا اللہ ہی وارث ہے۔

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

ان مولویوں، مفتیوں، واعظوں کو صرف خاندان علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے بغض وعناد اور دشمنی ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں کیا سنیت اسی کا نام ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے فضائل جو روز روشن کی طرح عیاں ہیں ان کا برسر منبر ومحراب یا کسی پارک میں سیر کر کے لوگوں کو اکٹھا کر کے انکار کرنا! یہ سنیت نہیں بلکہ خارجیت ہے ان مولویوں کا سارا میلاد جس ہستی کی کتاب سے بیان ہوتا ہے آیئے دیکھیں وہ شخصیت ولادت علی کے بارے کیا کہتی ہے؟

مصنف سیرت حلبیہ امام نور الدین ابن برہان الدین حلبی کا ارشاد

سیرت حلبیہ وہ کتاب ہے کہ ان خارجی مولویوں کی عمر بھر کی روٹیاں اسی سے میلاد پڑھ پڑھ کر بنتی ہیں حضرت امام نور الدین ابن برھان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی اس مایہ ناز تصنیف لطیف میں تحریر فرماتے ہیں کہ ''لان علیا کان صغیرا لم یبلغ سبع سنین لانہ ولد فی الکعبۃ وعمرہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثون سنۃ فاکثر''

(سیرت حلبیہ بحوالہ تذکرہ ولادت مرتضیٰ صفحہ ۱۸)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ولادت خانہ کعبہ میں ہوئی اس

وقت حضور ﷺ کی عمر مبارک تیس سال یا اس سے کچھ زیادہ تھی ان بے حیا ملاؤں کو میلاد خوانی کے لئے تو انسان العیون المعروف سیرت حلبیہ بے مثال کتاب معلوم ہوتی ہے مگر اس میں حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا خانہ کعبہ میں پیدا ہونا شیعہ کا عقیدہ لگتا ہے بتایئے کہ امام حلبی اہلسنت کے امام ہیں یا اہل تشیع کے؟

شرم تم کو مگر نہیں آتی

صاحب نور الابصار علامہ مومن شبلنجی کا ارشاد:

علامہ مومن شبلنجی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب نور الابصار میں فرماتے ہیں کہ

"ولد علی رضی اللہ تعالی عنہ بمکۃ داخل البیت الحرام"

(نور الابصار جلد اول مترجم تنویر الازھار از شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی علیہ الرحمۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ مکہ میں بیت اللہ کے اندر پیدا ہوئے استاذی المکرم زبدۃ المحدثین عمدۃ المفسرین استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا غلام رسول رضوی شارح بخاری نے نور الابصار کا ترجمہ کیا جس سے اس کی افادیت مزید بڑھ گئی آپ شارح صحیح البخاری بھی ہیں اور تفسیر رضوی کے مصنف بھی تو ان کو یہ موضوع نظر نہ آئی جو آج کل کے ان خارجی شیوخ الحدیث، مفسرین کو اور مولوی واعظین مقررین کو خوردبین لگا کر ڈھونڈنی پڑتی ہے تفسیر نعیمی کے اٹھارہویں پارہ کی تفسیر کرتے ہوئے ایک مفسر صاحب پورے ڈھائی صفحہ

بڑی تقطیع کے اسی پر سیاہ کرتے ہیں کہ علی کعبہ میں پیدا نہیں ہوئے اور ان کے ہی والد گرامی حضرت مفتی شہیر مفسر بے نظیر مفتی احمد یار خاں نعیمی جن کی کتب آج بھی مینارہ نور کی حیثیت رکھتی اور ہر عالم کے کتب خانہ میں موجود ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا کعبہ میں پیدا ہونا تسلیم کرتے ہیں۔

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی کا ارشاد:

یاد رہے کہ یہ مولوی مفتی مناظر تمام کے تمام جاء الحق، مشکوٰۃ المصابیح کا ترجمہ وتشریح مرآۃ المناجیح، شان حبیب الرحمن اور تفسیر نعیمی پڑھ کر مناظر، مفتی اور مولوی بنتے ہیں اور یہ سب کتابیں حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف ہیں آپ اپنے دیوان کے ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ

بنا اس واسطے اللہ کا گھر جائے پیدائش
کہ وہ اسلام کا کعبہ ہے یہ ایمان کا کعبہ

(دیوان سالک)

آپ اپنی تصنیف لطیف ''شان حبیب الرحمن'' میں فرماتے ہیں کہ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ (شان حبیب الرحمن صفحہ ۱۴۶ ماتحت آیت نمبر ۷۴)

ان کی کتب حفظ کر کے مولوی ملاں مناظر واعظ بننے والے ذرا آئینہ تو دیکھیں ان شاء اللہ العزیز پسینے چھوٹ جائیں گے۔

ہم نے آئینہ دکھایا تو برا مان گئے

سند المحدثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ارشاد:

سند المحدثین ہلکہ امام المحدثین استاذ الکل فی الحدیث حضرت محقق علی الاطلاق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی شخصیت ہر مکتب فکر کے لئے قابل تسلیم واحترام ہے ہر سنی بالخصوص حضرت کا ممنون احسان ہے اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ بھی آپ کو سلام کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اپنی آسمان کی بلندیوں کو چھو جانے والی تصنیف مبارکہ مشہور زمانہ کتاب مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں کہ

"گفتہ اند کہ ولادت وے در جوف کعبہ"

(مدارج النبوۃ جلد ثانی صفحہ ۵۳۱)

کیا شیخ کو ماننے والے اور اس عاشق رسول کی محبت کا دم بھرنے والے اس ارشاد کا انکار کر سکتے ہیں؟ مگر انکار نہ کریں تو شہرت نہیں ملتی۔

بدنام جو ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

اہل سنت کی ہر مسجد کے اندر ایک پتھر نصب ہوتا ہے جس میں سب سے پہلے اس نابغۂ روزگار شخصیت کا اسم گرامی تحریر ہوتا ہے کہ یہاں امام وخطیب ومسجد کمیٹی کا رکن وہی ہو سکتا ہے جو شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی۔ اعلی حضرت فاضل بریلوی اور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہم کے مسلک پر ہو۔

یہ ملاں اس مسجد کا خطیب بھی ہوتا ہے اور شیخ کے عقیدہ کو شیعی عقیدہ بھی قرار دیتا ہے گویا

ے نہ ان الذین نہ اُن الذین

مگر حضرت مخنث ہیں نہ ہیوں میں نہ شیعوں میں۔

مندرجہ بالا چند حوالجات کا جواب منکرین پر میرا ادھار ہے اگر واقعی اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی عقیدہ منکرین رکھتے ہیں تو اس گندے عقیدہ سے توبہ نامہ شائع کریں اور اگر ایسا نہیں ہے اور ان منکرین نے اپنی ہی ماؤں کا دودھ پیا اور اپنے ہی ابا جان کے نطفہ سے ہیں تو اہل سنت کی مساجد چھوڑ دیں اور ان حوالوں کو غلط ثابت کریں۔

فقیر جانشین حضرت امام خطابت رحمۃ اللہ علیہ

محمد مقبول احمد سرور نقشبندی مجددی قادری رضوی

خادم آستانہ عالیہ امام خطابت رحمۃ اللہ علیہ۔ فیصل آباد

گستاخِ صحابہ کون؟

۱۳۔ رجب ۱۴۳۸ھ بمطابق ۱۱۔ اپریل ۲۰۱۷ء کو نورانی مسجد حسن آباد سابقہ چوہڑ ماجرہ میں فقیر جشن مولودِ کعبہ پر بیان کر رہا تھا کہ دورانِ خطاب تین چار افراد نے یکبارگی اٹھ کر شور کیا کہ

"مولانا صاحب! کچھ مولوی ہمیں اور دیگر احباب کو گمراہ کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں اور سارا زورِ بیان اسی پر سرف کر رہے ہیں کہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کعبۃ اللہ میں پیدا نہیں ہوئے آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ اسی کعبۃ اللہ میں پیدا ہوئے تو ثابت کیجئے اور اپنے بیان کردہ عقیدہ پر دلائل دیجئے۔"

فقیر نے کچھ حوالہ جات عرض کئے اور کہا کہ جو ملاں اس عقیدہ کے خلاف باتیں کرتے ہیں انہیں پکڑ کر میرے پاس لایئے میں اپنی ذاتی لائبریری سے حوالجات دکھادوں گا۔

ان عوام اہلسنت نے بھرپور تقاضہ کرتے ہوئے یہاں تک کہد یا کہ ان خارجی ملاؤں بظاہر سنی علماء کو اسی نورانی مسجد میں یوم شہادۃ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم ۲۱۔رمضان المبارک کے موقع پر دعوت دی گئی اور پھر ۱۳۔رجب المرجب کو جشن مولودِ کعبہ پر بلایا گیا مگر ان ملاؤں نے دونوں تقریبات میں حضرت مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ الکریم کا نام تک نہ لیا بلکہ اور اسماء گرامیہ لیئے اور حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ہی (صرف) ذکر کرتے رہے حالانکہ ذکر اس ھستی کا بھی ہونا چاہئے تھا کہ جن کی ولادت یا شہادت کا موقعہ تھا اس کے ساتھ ساتھ حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ذکر ہوجاتا تو کوئی قباحت نہ تھی مگر ایسا نہ ہوا بلکہ اس کے بالعکس حضرت علی پاک رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی تو ان ملاؤں کی زبان پر نہ آیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر خیر ہوتا رہا حضرت مولائے کائنات سے محبت رکھنے والے خالص اہلسنت وجماعت حنفی بریلوی عوام کے قلوب سخت

مجروح ہوئے اور اس وقت اس اندوہناک حادثہ کی انتہا ہوگئی جب کسی نے نعرۂ حیدری لگایا تو ایک خارجی ملاں نے کہا ''نعرۂ حیدری نہ لگاؤ یہ شیعہ اسٹیج نہیں ہے اگر لگانا ہے تو اس کے ساتھ نعرۂ تحقیق بھی لگاؤ۔''

نامعلوم کون سی نص قطعی نازل ہوئی تھی کہ جس کی وجہ سے نعرۂ حیدری لگانا منع ہوا اور اگر لگانا ہے تو اس کے ساتھ نعرۂ تحقیق لگانا واجب ٹھہرا؟

اسی طرح ۱۰ محرم الحرام ۱۴۳۹ھ بمطابق یکم اکتوبر ۲۰۱۷ء بروز اتوار بمقام چکیاں والا چوک غلام محمد آباد میں نواسہ رسول جگر گوشۂ بتول دلبند مرتضیٰ سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا جلسہ ہوا دو سال قبل بھی فقیر خطیب پاکستان حضرت علامہ مولانا قاری محمد افضال نقشبندی کی دعوت پر وہاں جاتا رہا اور اس سال پھر انہیں کی دعوت پر حاضر ہوا تو دیکھا کہ دو سال قبل سے امسال تک یہ ملاں اس اسٹیج حسینیہ پر بھی خاص ۱۰ محرم کو ذکرِ شہادت حسین نہیں کرتے بلکہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر کرتے ہیں تو واقعی دلی صدمہ ہوا کہ یار آج کا دن تو خالص حضرات شہدا کربلا رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قربانیوں کا دن ہے اگر آج بھی ذکر شہادۃ شہدائے کربلا خالص نہ ہوگا تو پھر کب ہوگا؟ یہ طریقہ گستاخانِ اہلبیت کا ہے جس کا مظاہرہ ہر سال ۷ محرم کو کارخانہ بازار میں کیا جاتا ہے اسی کا عملی مظاہرہ یہ گستاخان اہلبیت جو اپنے آپ کو سنی حنفی بریلوی کہلاتے ہیں سنی اسٹیج پر کرتے ہیں تو اگر فقیر ان کو ان کے اس عمل کی نشاندہی کرتا ہے تو

فقیر کو گستاخ صحابہ قرار دیتے ہیں اور جگہ جگہ اپنے اسی خبث باطنی کا اظہار کررہے ہیں اور اس مکروہ دھندہ میں ایک شاہ صاحب بھی شامل ہیں۔ فقیر الحمدللہ رب العالمین نہ رافضی ہے نہ خارجی۔ جہاں تک تحفظ ناموس صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تعلق ہے یا شان اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بیان کرنے کی بات ہے تو فقیر ببانگ دہل کہتا ہے کہ ان خارجی ملاؤں کی ابھی پیدائش نہ ہوئی ہوگی یہ شکم مادر میں ہی سیر کرتے ہوں گے اور یا پھر اگر میں بھولتا نہیں تو عالم ارواح میں ہوں گے کہ اس سگ سگان صحابہ کرام نے زندگی کی پہلی تصنیف ہی شانِ صحابہ کے موضوع پر کی تھی آج سے ۳۵ سال قبل اس رسالہ کو ملک کے طول وعرض میں قبول عامہ حاصل ہوا۔ الحمدللہ

اس کے بعد دوسری کتاب شجاعت صحابہ بھی اسی خادم اہلسنت نے تصنیف کی۔ علیحدہ علیحدہ کتب مناقب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مناقب فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ مناقب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جیسی ضخیم کتابیں بھی فقیر کے قلم سے ہی منصہ شہود پر آئیں۔ الحمدللہ

شرقپور شریف کے گرد ونواح سے آج بھی دیواروں کی بازگشت انہیں سنائی دے گی کہ ان شیعہ کے پورے پورے علاقوں میں رافضیوں کے گڑھ میں اس فقیر نے متعدد تقریریں گستاخان صحابہ کی تردید اور حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کی توصیف میں کی ہیں۔

میں نے دس محرم کو جو کچھ کہا وہ بالکل برحق تھا کیونکہ دسویں محرم کے حوالہ سے لوگ صرف ذکر اہلبیت سننا چاہتے ہیں جبکہ میں نے ان مولویوں کے روبرو عوام اہل سنت سے سوال کیا کہ آج آپ کیا سننے آئے ہیں؟ تو سب نے بیک زبان جواب دیا کہ ذکر شہادت اہل بیت سننے آئے ہیں تو کیا ان ملاؤں کے فتویٰ کے مطابق یہ تمام سنی گستاخان صحابہ ہو گئے؟ معاذ اللہ

خرد کو جنوں کہدیا جنوں کو خرد
جو بھی چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

ایک اس خارجی ملاں (جس کی عمر بھی اتنی نہ ہوگی جتنا اس فقیر کا عرصۂ خطابت ہے) نے اٹھ کر کہا کہ

"شاید امام حسین کا ذکر حضرت صاحب (فقیر خادم اہلسنت) نے بھی اتنا نہ کیا ہو جتنا ہم نے کیا ہے"

سبحان اللہ، سبحان اللہ! کیا پدی کیا پدی کا شوربہ میرے پاس آج بھی آج سے انتالیس ۳۹ سال قبل شہادت کانفرنس نزد زرعی یونیورسٹی نڑ والا روڈ فیصل آباد کا اپنا خطاب (کیسٹ) موجود ہے اور ۷۹۔۱۹۷۸ء کے خطبات جمعہ جو کہ فقیر نے حسینی رضوی مسجد موڑ چوہڑ ماجرہ میں دیئے۔ مسلسل ساڑھے تین سال ہر محرم میں شانِ اہلبیت و شہدا کربلا رضوان اللہ علیہم اجمعین پر خطبے دیتا رہا۔ ممکن ہے اس وقت ان خارجی ملاؤں کا خمیر بھی نہ گندھا ہو اور امام حسین کا ذکر فقیر سے زیادہ ان ملاؤں نے کیا ہے؟ کیا بات

ہے ہم تسلیم کرتے ہیں کہ شکم مادر میں کرتے رہے ہوں گے۔

آپ ہی اپنے تغافل پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

فقیر کی کتابیں پڑھ کہ خطیب بننے والے یہ ملاں

ذرا اپنا چہرہ (اپنے ان اقدامات کی تصویر) ان گستاخان اہل بیت سے ملا کر تو دیکھیں کہ آپ دانستہ یا نادانستہ کیا کارخانہ بازار والوں کی تائید تو نہیں کرتے؟

اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ اس طرح آپ کس جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں اور بقول شاعر اس شعر کی مکمل تصدیق تو نہیں کر رہے کہ

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

ایک کالعدم تنظیم جس کی سرپرستی جھنگ شہر سے ہوتی تھی کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان کی آڑ میں اہلبیت مصطفےٰ کو پس پشت نہیں ڈالتی تھی؟

کیا آپ کی سرگرمیاں اسی تنظیم سے نہیں ملتیں جلتیں؟ غور فرمائیں

رہ گئی ہمارے گستاخ صحابہ ہونے کی بات تو یہ زمانہ جانتا ہے کہ ہم محبانِ اہلبیت بھی ہیں اور مداحین صحابہ بھی، ابنائے ازواجِ مطہرات (رضی اللہ عنہن) بھی ہیں اور نیاز مندانِ بنات اربعہ رسول اللہ بھی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ڈالی ڈالی پتہ پتہ حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے مالی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

اور ہم دست بستہ اس گروہ میں ملے ہوئے ایک شاہ صاحب (جو مولانا ہیں اور اچھے بھلے خطیب بھی) کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ حضور ہمیں آپ کے جدامجد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی عزتوں اور عظمتوں کی قسم۔ ہم نہ رافضی ہیں، نہ خارجی۔ اس لئے ہمارے متعلق اپنا ذہن مبارک صاف رکھیے اور ان گیدڑوں کے نرغہ سے نکلئے۔ کیونکہ آپ شیر ہیں اور شیر اپنا شکار خود کر کے کھاتا ہے گیدڑوں کا نہیں۔

شاہ صاحب! ہمیں آپ کی جان کی قسم ہم تو آپ کے گھرانے کے غلامان خانہ زاد ہیں جیسا کہ حضور پرنور اعلیحضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آل رسول کی شان میں عرض کیا ہے کہ

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا
جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

محتاجِ دعا: فقیر محمد مقبول احمد سرورؔ
خادم آستانہ عالیہ حضرت امام خطابت رحمۃ اللہ علیہ۔ فیصل آباد

نعرۂ تحقیق کی تحقیق

قارئین کرام!

فقیر خادم اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی نے ابھی زیست مستعار کی چھ ۶ بہاریں دیکھی تھیں کہ اپنے غریب خانہ پر ماہانہ محفل گیارہویں شریف کو انعقاد پذیر دیکھا۔

یہ محفل ہر ماہ کی تیرہویں تاریخ چودہویں رات کو منعقد ہوا کرتی۔ اس میں ملک کے نامور نعت خوانان اور علماء کرام اپنے اپنے نذرانہ ھائے عقیدت بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کیا کرتے اور گلہائے محبت حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ پر نچھاور کیا کرتے تھے۔ اس محفل پاک میں صرف تین نعرے لگا کرتے تھے۔ (۱) نعرۂ تکبیر۔ اللہ اکبر۔ (۲) نعرۂ رسالت۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، (۳) نعرۂ غوثیہ۔ یاغوثِ اعظم رضی اللہ عنہ۔ اور زیادہ سے زیادہ اس نعرہ کے بعد نعرۂ حیدری یا علی رضی اللہ عنہ بلند ہوا کرتا تھا۔ اس کے بعد کوئی نعرہ اگر لگتا تو وہ اس نعت خوان یا خطیب صاحب کا ہوا کرتا جو محفل میں سامعین سے مخاطب ہوتا تھا۔

ایک طویل عرصہ گذر گیا کہ جب ہم دیگر محافل میں دوسرے شہروں میں بھی حاضر ہوتے تو یہی نعرے اسی ترتیب سے بلند ہوا کرتے تھے۔

اسی اثناء میں ہمارے ہاتھ ایک مخصوص مکتب فکر کے مخصوص مولوی صاحب کا مخصوص ماہنامہ اور ذاتی لیٹر پیڈ کے علاوہ ایک تنظیمی لیٹر پیڈ بھی لگا

جس سے ایک نیا نعرہ متعارف ہوا۔

یہ چکوال شہر کے مولوی صاحب تھے جن کی تنظیم کا نام حق چار یار۔

ماہنامہ کا نام حق چار یار۔ اور وہ بانی تنظیم حق چار یار تنظیم کے لیٹر پیڈ پہ لکھا تھا۔ حق چار یار اب یہ نعرہ اس مکتب فکر کے جلسوں جلوسوں اور دیگر تقریبات میں زیادہ رواج پانے لگا تو مجھے کراچی، روہڑی، لاڑکانہ اور سکھر میں کچھ مذہبی اجتماعات سے خطابات کا موقعہ ملا۔ یہ ۱۹۷۸ء کی بات ہے کہ میں باغ جناح مصطفیٰ روڈ میں مفتی عزیز اللہ صاحب کی دعوت پر دو دن کیلئے حاضر تھا تو وہاں بھی اور اس کے بعد کراچی و دیگر بلادِ پاکستان میں بھی دوران تقریر نعرہ ہائے تکبیر ورسالت کے بعد نعرۂ خلافت بلند ہوتے سنتا رہا اور محسوس کرتا رہا کہ نعرۂ خلافت تو ٹھیک ہے مگر اس کا جواب حق چار یار درست نہیں ہے کیونکہ خلافت راشدہ ان چار اصحاب رسول رضی اللہ عنہم پر مکمل نہیں ہوتی بلکہ پانچویں خلیفہ راشد سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت کے چھ ۶ ماہ شامل کرنے سے مکمل ہوتی ہے اور اس نعرہ کے جواب میں حق چار یار کہنا اس طرح درست ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس سے پانچویں خلیفہ راشد کا انکار لازم آتا ہے جو تاریخی، مذہبی اور واقعاتی طور پر درست نہیں ہے۔

غور کرنے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ شروع سے ہی ایک گروہ (خارجی) اہل بیت عظام کے مخالف ہوتے رہے ہیں ان کی شب و روز یہ کوششیں ہوتی تھیں کہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور آپ کی اولاد

امجاد کی مخالفت اس طریقہ سے کی جائے کہ لوگ اسے بالکل دینی کام سمجھیں۔

خارجیوں نے جب پہلے دن مخالفت اہل بیت و حضرت مولائے کائنات کا بیڑا اٹھایا تو ایسے طریقہ سے کہ اپنے لباس وضع قطع سے وہ سب سے بڑے عابد و زاہد مسلمان معلوم ہوتے اور قرآن کی آیات سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بطلان کرتے۔ مسئلہ تحکیم میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھیوں کی مشاورت سے حکم مانا تو ان خارجیوں نے قرآنی آیت پڑھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (معاذ اللہ) منکر آیت قرآنی قرار دیا کہ اللہ تعالیٰ تو ارشاد فرماتا ہے کہ ''اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ'' حکم صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو حاکم مان کر شرک کیا ہے۔ (معاذ اللہ تعالیٰ) ان کے نظریے کے مطابق خلافت راشدہ صرف اصحاب ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی خلافت تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت نام نہاد تھی اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت نام نہاد تھی تو ان کے شہزادے کی خلافت کو وہ کیا سمجھتے تھے؟

چنانچہ وہ اس دور کے ناصبی و خارجی تھے اور ان کی نسل سے اب بھی اسی عقیدہ کے حامل خارجی ملاں عصر حاضر میں موجود ہیں۔ مثال کے طور پر دیکھیے مولوی فیض عالم صدیقی کی کتب۔ خلافت راشدہ۔ سادات بنی رقیہ۔ اور دیگر کتابوں میں وہ ان خیالات کو شہ سرخیوں سے تحریر کرتا ہے مثلاً

اس نے لکھا کہ ''حضرت علی کی نام نہاد خلافت امام حسن شہید زہر نہ تھے وہ تو کثرت جماع کیوجہ سے ذیابیطس کے مریض ہو گئے اس سے ان کی وفات ہوئی۔'' امام حسین برصام کے مریض تھے ایسے مریض کی قوت فیصلہ صحیح نہیں ہوتی۔ ''سیدا شباب اهل الجنة'' کوئی حدیث نہیں۔ ''سیدۃ نسآء اهل الجنة'' کی کوئی حقیقت نہیں۔ ''من کنت مولاہ فعلی مولاہ'' ''من گھڑت روایت ہے''

الغرض اس خارجی ملاں نے جتنی احادیث مولا علی اور ان کی پاک اولاد کے فضائل میں وارد ہیں سب کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور مندرجہ بالا کتب میں بڑی ڈھٹائی سے ان احادیث کو موضوعات تحریر کیا۔ میں حیران ہوں کہ اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کہلانے والے وہ عصر حاضر کے مولوی کہ بزعم خویش انہوں نے بریلویت کو سر پہ اٹھا رکھا ہے گویا کہ یہ ملاں و شیخ نہ ہوں تو بریلویت ہی منہدم ہو جائے۔ یہ دین کے ٹھیکیدار بھی انہی خارجی خیالات کے سمندر میں پوری طرح غرق ہو چکے ہیں (الامان والحفیظ)

ایک واقعہ:۔

فقیر آج سے تین سال قبل اپنی رینٹ کی گاڑی پر سفر کر رہا تھا کہ اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی مکتب فکر کی ایک مسجد (جو کہ موڑ چوہڑ ماجرہ پر واقع ہے جس میں فقیر پر تقصیر نے ۱۹۷۸ء سے ۱۹۸۱ء تک خطابت کے

فرائض سرانجام دیئے ہیں) میں یومِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ منایا جارہا تھا اور اس موقعہ پر ایک بینر آویزاں تھا جس پر یہ لکھا ہوا تھا کہ (المعاوية منی وانا من المعاويه) الحدیث۔ اور پھر ایک خطیب نے اپنی تقریر میں بھی یہی الفاظ دہرائے اور کہا کہ یہ حدیث مبارکہ ہے۔ معاذ اللہ۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ گنتی کے چند ملاں درحقیقت خارجی ہیں کیونکہ فیض عالم صدیقی خارجی کی متابعت کر رہے ہیں مگر لیبل انہوں نے اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کا لگا رکھا ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے اسٹیج پر نعرۂ حیدری لگنے نہیں دیتے اور نعرۂ تحقیق لگانے پر زور دیتے ہیں۔

حدیث پاک:

"من كنت مولاه فعلى مولاه۔ اور لحمك لحمى جسمك جسمى"

بے شمار کتابوں میں موجود ہے مگر ان ملاؤں نے اس پر تو زور دیا کہ یہ احادیث من گھڑت ہیں اور جو فی الواقعہ من گھڑت ہے اسے بینر پہ لکھوا کر جلسہ میں لگا یا۔

خرد کو جنوں کہہ دیا جنوں کو خرد
جو چاہے آپکا حسن کرشمہ ساز کرے

تو نعرۂ تحقیق بھی انہیں خارجیوں کی ایجاد نو ہے اس نعرہ کی عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہیں ہے اور یہ نعرہ لگانا درست نہیں کیونکہ

حدیث مبارکہ ترمذی شریف میں موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "الخلافة من بعدی ثلثون سنة ثم تصیر ملکا" (رواہ الترمذی) میرے بعد خلافت تیس سال ہوگی پھر وہ بادشاہت ہوگی۔ تو یہ تیس سال خلافت راشدہ کے امام حسن رضی اللہ عنہ پر پورے ہوتے ہیں کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور امام حسن رضی اللہ عنہ خاندان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں اس لئے نعرۂ تحقیق لگتا ہے مگر ان کمبختوں، بے وقوفوں کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ حق چار یار کہنے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت راشدہ بھی تسلیم کرنی پڑتی ہے اور یہ کرامت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کہ انہوں نے منکروں کے نعروں میں بھی اپنی خلافت منوالی ہے اگرچہ امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار ہوتا ہے۔

پنجابی کا مقولہ ہے کہ "بیوقوفاں دے سرتے کیہڑے سنگھ ہندے نے"۔ یعنی کہ بیوقوفوں کے سر پر کون سے سینگھ ہوتے ہیں وہ اسی طرح کے ملاؤں کی صورت میں ہی تو ہوتے ہیں۔

شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:۔

اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی مکتب فکر کے سب سے بڑے شیخ القرآن حضرت مفسر اعظم پاکستان ابوالحقائق علامہ پیر خواجہ محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ واقعہ خود انہی کے نبیرا علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی کی زبانی سنئے وہ فرماتے ہیں کہ

"(راقم الحروف) کے جد امجد حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ (وصال ۱۹۷۰ء) آستانہ عالیہ غوثیہ گولڑہ شریف میں عرس کے موقع پر خطاب فرمارہے تھے ان ایام میں یہ نعرہ اہل سنت میں لگایا جارہا تھا کہ کسی شخص نے اس عظیم علمی و روحانی آستانہ پر نعرہ لگایا تو آپ نے فرمایا "اس شخص کو اٹھا کر گولڑہ شریف کی حدود سے باہر پھینک کر آؤ یہ ہمارا نعرہ نہیں ہے" اور سختی سے روک دیا کہ آئندہ یہ نعرہ ہماری محافل میں نہ لگایا جائے۔"

(زبدۃ التحقیق محققین کی نظر میں صفحہ ۱۳۲ از علامہ سید عبدالقادر گیلانی)

مگر یہ آج کل کے نومولود ملاں جو تحقیق کی تا سے بھی واقف نہیں کسی ادارے سے فاضل نہیں (ہاں "فاضل من الفضلہ" ہوسکتے ہیں کہ حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ کے ۔۔۔ سے ایسے ہزاروں ملاں پیدا ہوتے ہیں) نعرۂ تحقیق۔ حق چار یار بلند کرنا واجب خیال کرتے اور اپنے اکابر کے طریقہ کے خلاف چلتے ہیں ان کے فتووں کی کیا حیثیت ہے جبکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا

تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ﴿۱۱۵﴾ (پارہ ۵، النسآء آیت ۱۱۵)

جو مسلمانوں کے طریقہ کے خلاف چلے ہم اسے ادھر ہی پھیریں گے جدھر وہ پھرنا چاہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جہنم بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

پوری بحث سے بخوبی واضح ہو گیا کہ نعرۂ تحقیق کدھر سے آیا؟ کن لوگوں نے اس بدعت کو ایجاد کیا؟ اور اب بھی کون لوگ لگاتے ہیں؟ مسلمانوں سے گذارش ہے کہ اسی راہ پر چلیں جو ان کے اکابر کی راہ ہے۔

لباسِ خضر میں ہزاروں رہزن بھی پھرتے ہیں
اگر رہنا ہے دنیا میں تو کچھ پہچان پیدا کر

فتویٰ شیعیت

قارئین کرام!

جب خارجی لوگ اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی مکتب فکر کے دلائل سے عاجز آجائیں تو پھر سوائے ہٹ دھرمی اور فتویٰ شیعیت کے علاوہ ان سے کچھ نہیں بن پڑتا اور یہ خارجی لوگ فوراً یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ فلاں آدمی تو شیعہ ہے اور خارجیوں کا یہ طریق کار قرونِ اولیٰ سے چلا آرہا ہے۔

آپ ذرا تاریخ کا مطالعہ کریں اور غور وخوض کریں تو آپ کو بخوبی معلوم ہوجائے گا کہ ۸۰ھ یعنی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریبی دور میں ہونے والوں پر بھی یہ فتویٰ لگا۔ سیدنا حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا کیا قصور تھا کہ ان کو جیل میں کوڑے لگائے گئے؟ اور آپ کا جنازہ بھی جیل سے برآمد ہوا۔ تاریخ بول بول کر بتا رہی ہے کہ انہیں محبت علی کا خمیازہ بھگتنا پڑا کیونکہ خارجیوں کے نزدیک محبت اہل بیت ہی شیعیت ہے۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ ذاتی طور پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مقدم جانتے تھے جیسا کہ آپ کی سوانح کی کتابوں میں مرقوم ہے۔ ملاحظہ ہو" حیات امام ابوحنیفہ، امام اعظم ابوحنیفہ مترجم" ان کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے (اس دور میں کہ جب لوگ حضرت نفس ذکیہ کی مخالفت کر رہے تھے تو حضرت علی کے اس پڑپوتے کی حمائت میں فتویٰ جاری فرمایا اور زبردست

مالی تعاون بھی فرمایا۔ ملاحظہ ہو شیخ ابوزہرہ مصری کی کتاب حیات حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جس کا ترجمہ پروفیسر غلام احمد حریری نے کیا اور تنقیح و تحقیق و تعلیق مولوی عطاء اللہ حنیف نے کی ہے۔ اس میں شیخ ابوزہرہ مصری لکھتے ہیں کہ

"آپ نے ائمہ شیعہ سے کسب فیض کیا اور ان سے درس و مذاکرہ کرتے رہے آپ نے بڑے نازک موقعوں پر ان کی نصرت و اعانت کا فریضہ ادا کیا پیرانہ سالی اور ادھیڑ عمر میں آپ آزمائشوں سے دوچار ہوئے آخر کار آپ کا خاتمہ بھی حب اہل بیت، زہد و تقویٰ اور حق و صداقت سے وابستگی پر ہوا" (حیات حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ مکتبہ کشمیر چنیوٹ بازار فیصل آباد صفحہ ۱۲۶)

مزید ملاحظہ ہو لکھتے ہیں کہ

"جب علویوں نے پہلے بنی امیہ اور پھر عباسیوں کے خلاف بغاوت کی تو آپ کا قلبی میلان ان (علویوں) کی طرف تھا" (ایضاً)

مزید لکھا ہے کہ

"منقول ہے کہ جب حضرت (علی بن حسین) زین العابدین کے بیٹے زید نے ۱۲۱ھ میں ہشام بن

عبدالملک اموی کے خلاف بغاوت کی تو امام ابو حنیفہ نے
فرمایا "زید کا جہاد کیلئے نکلنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بدر
کے دن نکلنے کے مشابہ ہے"

پوچھا گیا کہ آپ اس میں شامل کیوں نہیں ہوئے؟ فرمایا کہ میں لوگوں کی امانتوں کی وجہ سے نہ جا سکا میں نے یہ امانتیں ابن ابی لیلیٰ کو سپرد کرنا چاہیں مگر وہ نہ مانے مجھے خطرہ ہوا کہ اسی حالت میں میرا انتقال نہ ہو جائے۔

ایک روایت کے مطابق آپ نے عدم شرکت کے لئے یہ عذر پیش کیا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ لوگ ان کو بوقت ضرورت اس طرح نہیں چھوڑ دیں گے جیسے ان کے والد کو چھوڑا تو میں جہاد میں ضرور شرکت کرتا کیونکہ آپ جائز امام ہیں البتہ میں آپ کی مالی امداد کرتا رہوں گا۔

چنانچہ آپ نے دس ہزار درہم ان کو بھیج دیئے اور قاصد سے کہا کہ میری طرف سے معذرت کر دیجئے۔ (المناقب لابن البزازی جلد نمبر ۱ صفحہ ۵۵ بحوالہ حیات امام ابو حنیفہ صفحہ ۷۴)

مزید ملاحظہ فرمایئے ابو زہرہ مصری کہتے ہیں کہ

"اپنے بیٹوں کی بغاوت کے وقت عبداللہ منصور کے قید
خانہ میں بیٹوں کے قتل کیے جانے کے بعد آپ قید خانہ
میں ہی فوت ہوئے ان کی بغاوت اور قتل کے بعد امام

ابو حنیفہ نے بنو عباس پر تنقید کا آغاز کیا اور ان کی دوستی کو خلاف صواب سمجھنے لگے لیکن حسب سابق آپ کے خیالات میں شدت نہ تھی بلکہ درس وتدریس کے دوران کبھی کبھی کچھ تنقید کر دیتے۔ البتہ اولاد علی کی دوستی کا اظہار اکثر ہوتا رہتا" (حیات حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۸۳)

مزید لکھتے ہیں کہ

"بنابریں یہ کہنا کسی حد تک درست ہے کہ ابوحنیفہ شیعہ کی جانب مائل تھے" (ایضاً صفحہ ۲۹۱)

"امام ابوحنیفہ کے بیٹے حماد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا علی ہمیں عثمان سے زیادہ عزیز ہیں۔" (ایضاً صفحہ ۲۹۱)

نہایت توجہ فرما کر ملاحظہ کیجئے ابوزہرہ مصری کہتے ہیں کہ

"مقدمات بالا سے بلا ریب ثابت ہوتا ہے کہ آپ میں تشیع پایا جاتا تھا اور آپ اپنے سیاسی آراوافکار میں شیعہ کی جانب مائل تھے۔" (ایضاً صفحہ ۲۹۷)

مزید لکھتے ہیں کہ

مناقب مکی میں ابراہیم بن ادھم بن سوید سے مروی ہے

کہ وہ کہتے ہیں ''ابو حنیفہ میرے نزدیک قابل احترام تھے اور ان دنوں ابراہیم بن عبداللہ کے خروج کا واقعہ درپیش تھا میں نے پوچھا کہ ایک مرتبہ فریضۂ حج بجالانے کے بعد آپ کے نزدیک ابراہیم کی مدد کرنا زیادہ پسندیدہ ہے کہ دوبارہ حج بیت اللہ کو جانا؟ آپ نے فرمایا: فریضۂ حج بجالانے کے بعد غزوہ میں شرکت پچاس حج سے بہتر ہے'' (ایضاً صفحہ ۲۹۵)

شیخ ابوزہرہ مصری مزید رقمطراز ہیں کہ

''امام ابو حنیفہ کی رائے میں حضرت عمر کا درجہ حضرت ابوبکر کے بعد تھا البتہ حضرت عثمان کو حضرت علی پر درجہ کے اعتبار سے مقدم نہیں سمجھتے تھے اسی لئے ابن عبدالبر الانتقاء میں لکھتے ہیں ابو حنیفہ ابوبکر و عمر کو افضل قرار دیتے اور علی و عثمان کی خلافت کے قائل تھے'' (الانتقاء صفحہ ۱۶۳ بحوالہ حیات حضرت امام ابو حنیفہ صفحہ ۲۹۱)

مزید پڑھیئے

حالانکہ کتب مناقب کی تمام روایات میں بالاتفاق مذکور ہے کہ ابو حنیفہ درجہ میں حضرت عثمان کو حضرت علی سے مقدم نہیں سمجھتے تھے۔ (ایضاً صفحہ ۲۰۳۔۲۰۲)

تفضیل علی رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

"شیعہ کے نزدیک حضرت علی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیار کردہ خلیفہ اور تمام صحابہ سے افضل تھے معلوم یہ ہوتا ہے کہ حضرت علی کے افضل الصحابہ ہونے کے عقیدہ میں شیعہ منفرد نہ تھے بلکہ بعض صحابہ بھی اس کے قائل تھے چنانچہ عمار بن یاسر مقداد بن الاسود۔ ابوذر غفاری۔ سلمان فارسی۔ جابر بن عبداللہ۔ ابی بن کعب۔ حذیفہ۔ بریدہ۔ ابوایوب۔ سہل بن حنیف۔ عثمان بن حنیف۔ ابوالہیثم۔ خذیمہ بن ثابت۔ ابوالطفیل عامر بن واثلہ۔ عباس بن مطلب اور ان کے بیٹے اور تمام بنی ہاشم تفضیل علی کا عقیدہ رکھتے تھے۔ ابتداءً زبیر کا بھی یہی خیال تھا پھر اس سے رجوع کرلیا۔ بنوامیہ میں بعض لوگ اس کے قائل تھے مثلاً خالد بن سعید بن عاص اور عمر بن عبدالعزیز"

(حیات حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۹۸۔۱۹۷)

قارئین کرام!

تواریخ کی تمام کتب دیکھ لیں کہ ان صحابہ کرام کو (جو کہ تفضیل علی کے قائل تھے کس کس طرح کے اذیت ناک طریقوں سے شہید کیا گیا اور امام اعظم رضی اللہ عنہ کو کس اذیت سے گذرنا پڑا اور ان پر فتویٰ شیعیت بھی صادر کیا گیا۔

امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام نسائی رحمہم اللہ کو بھی محض حب

اہلبیت میں اذیتیں دی گئیں اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ پر تو شیعیت کا فتویٰ ہی نہیں دیا گیا بلکہ جامع مسجد کوفہ میں فضائل علی پڑھنے کی پاداش میں مکوں، گھونسوں اور پیروں سے یوں زدوکوب کیا گیا کہ آپ لہولہان ہو گئے اور زاں بعد بے ہوش ہو گئے اور انہی چوٹوں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہو گئے۔ (ملاحظہ ہو تذکرہ الحفاظ للذھبی وتذکرۃ المحدثین از علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ)

امام نسائی وہی اہلسنت کے اجل امام ہیں کہ جن کی (حدیث کی کتاب نسائی شریف دورہ حدیث شریف میں پڑھائی جاتی ہے۔ ان پر شیعہ ہونے کا الزام لگایا گیا اور برملا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو شیعہ کہا گیا جبکہ آپ نے یہ شعر کہا

ان کان رفضا حب آل محمد

فلیشھد الثقلان انی رافض

اگر اہلبیت کی محبت کا نام شیعیت و رافضیت ہے تو جنو اور انسانو! گواہ ہو جاؤ میں رافضی (شیعہ) ہوں۔

(الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۳۳)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی امام عاشقاں مجدد دین و ملت شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"حالانکہ سلف صالحین میں جو تمام خلفاء کرام رضی اللہ عنہم کے

ساتھ حسن عقیدت رکھتا اور حضرت امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو ان میں افضل جانتا شیعی کہا جاتا بلکہ جو صرف امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ پر تفضیل دیتا اسے بھی شیعی کہتے حالانکہ یہ مسلک بعض علماء اہلسنت کا تھا اسی بنا پر متعدد ائمہ کوفہ کو شیعہ کہا گیا بلکہ کبھی محض غلبۂ محبت اہلبیت کرام رضی اللہ عنہم کو شیعیت سے تعبیر کرتے حالانکہ یہ محض سنیت ہے۔" (العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ جلد دوم صفحہ ۲۱۹ مطبوعہ دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد)

حدیث مبارکہ:۔

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف الصواعق المحرقہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَشِيْعَتُكَ فِي الْجَنَّةِ

اے علی آپ اور آپ کا گروہ جنتی ہیں

' (الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۶۱ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

تو الحمد للہ مندرجہ بالا سلف صالحین بلکہ تمام اولیاء کاملین وعلماء ربانیین علیہم الرحمۃ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا گروہ ہیں اور فقیر بھی ان

کے غلاموں میں شامل ہے اور حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے گروہ سے ہے۔

خارجی ملاؤں سے گذارش:۔

ان خارجی ملاؤں سے صرف اتنی گذارش ہے کہ کل بروز محشر جب تانبے کی زمین ہوگی۔ سوا نیزے پر سورج ہوگا۔ ہر شخص فزع اکبر سے گھبرا رہا ہوگا اور پسینے سے شرابور اپنے اپنے گناہوں کے سبب مسیحا اور شافع کی تلاش میں ہوگا تو اس وقت میرے خدا جل جلالہ و مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میرے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے سامنے گواہی دے دینا کہ یہ مولوی مقبول حضرت علی کا شیعہ تھا اور یہ ننگ خلائق تیری گواہی پر یہی حدیث پاک پڑھتا ہوا اپنے مولیٰ کی منقبت خوانی کرتا ہوا اقتداء و اتباع صحابہ کرتا ہوا اپنے خدا جل جلالہ و مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش ہو جائے گا بس پھر خارجی ملاں دیکھتا رہ جائے گا اور یہ ملنگ اپنے مولیٰ کے سایہ رحمت میں جگہ پائے گا۔ ضرور ضرور پائے گا۔ ان شاء اللہ العزیز۔ پھر نعرہ ہو جائے گا کہ دیکھ لو گروہ آج بھی دو ہی ہیں۔ محبان علی۔ اور دشمنان علی۔ اور پھر پل صراط پر گذرتے ہوئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آواز گونجے گی کہ میرے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے۔

لَا یَجُوْزُ اَحَدٌ نِ الصِّرَاطَ اِلَّا مَنْ کتب لَہٗ علی ن الجواز

(الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۲۶)

پل صراط سے وہی گذرے گا جسے ٹکٹ علی دیں گے۔

اور یہ خارجی روک لئے جائیں گے اور فرمان شاہی خداوندی جاری ہوگا کہ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ (الآیۃ) اور ان کوروکو اور یہ سوال کئے جائیں گے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ای عن ولایۃ علی واھل البیت (الصواعق المحرقہ ۱۴۹)

ان کوروکو اور یہ سوال کئے جائیں گے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کی محبت (ولایت) کے بارے تو پھر خارجی ملاں کو پتہ چل جائے گا کہ اس کا ٹھکانہ کیا ہے اور اس حقیر ملنگ کا ٹھکانہ کیا ہے؟

محتاج نگاہ مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

گدائے کوچہ علی پور شریف

ناچیز محمد مقبول احمد سرور

خادم آستانہ عالیہ حضرت امام خطابت رحمۃ اللہ علیہ فیصل آباد

مبارک باد

ہم حضرت خطیب ملک وملت شیخ القرآن علاّمہ صاحبزادہ پیر محمد مقبول احمد سرور زیدہ مجدہٗ فیض پروردہ حضور سرکار نقش لاثانی رحمۃ اللہ علیہ علی پوری وسجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت امام خطابت المعروف سمندری والے رحمۃ اللہ علیہ کو صمیم قلب سے مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے دواہم مسائل پر قلم اٹھایا اور حق کی راہ روشن کی۔ یعنی کہ تحقیق جدید کو منظر عام پر لاکر دیرینہ مسائل پر اختلاف کو ختم کرنے کی سعی سعید فرمائی۔

ناچیز: محمد خالد نذیر و جملہ احباب واراکین بزم لاثانی پاکستان فیصل آباد

مبارکباد

ہم محقق العصر خطیب بے بدل عالم ربانی عارف حقانی حضور قبلہ علامہ مولانا صاحبزادہ پیر محمد مقبول احمد سرور نقشبندی مجددی قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کو "تحقیق جدید رسالہ نافعہ (جسمیں دواہم مسائل پر اہلسنّت و جماعت حنفی بریلوی مسلک کو دوٹوک اجاگر کیا گیا ہے، اور نامور اکابرین و محققین اہلسنّت کی کتب سے حوالہ جات دیکر ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ۲۶ سے ۲۹ ذوالحجہ کے درمیان شہید ہوئے) تصنیف کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

منجانب: حاجی عبدالغفار، حاجی عبدالستار، محمد امین
محمد عظیم، اصغر بلاّ کی مارکیٹ کارخانہ بازار

مبارکباد

ہم سب گدایان اہلبیت وصحابہ کرام علیہم الرضوان، ۔ خطیب پاکستان، فصیح اللسان مناظر اہلسنّت حضرت صاحبزادہ پیر محمد مقبول احمد سرور نقشبندی مجددی قادری رضوی مدظلہ العالی (زیب آستانہ عالیہ رسولیہ حسینیہ لاثانیہ حضرت امام خطابت رحمۃ اللہ علیہ المعروف سمندری والے) کو حضرت شیر خدا مولیٰ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی خانہ کعبہ میں ولادت اور مراد مصطفی ﷺ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحیح شہادت پر بے لاگ تبصرہ فرمانے پر لاتعداد مرتبہ ہدیہ تحسین وتبریک پیش کرتے ہیں۔ اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس ،، تحقیق جدید،، کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اور اہلسنّت و جماعت حنفی نما بریلویوں کو اس سے مستفید و مستفیض ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔ حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو جزائے خیر فی الدارین عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

گدائے کوچۂ نقوی قاری محمد اقبال چشتی صابری امینی و

جملہ برادران طریقت غلام محمد آباد نمبر ۲ فیصل آباد

مبارک باد

ہم مولائے کائنات، شیر خدا، تاجدار ھل اتی حضرت مولا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے خانہ کعبہ میں تولد ہونے پر، حضرت خلیفہ ثانی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے یوم شہادت یکم محرم نہ ہونے پر بے مثال تحقیق یعنی "تحقیق جدید" پیش کرنے پر خطیب پاکستان محقق ذیشان حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ پیر محمد مقبول احمد سرور نقشبندی مجددی قادری رضوی زید مجدہ، زیب سجادہ آستانہ عالیہ حضرت امام خطابت رحمۃ اللہ علیہ سمندری والے کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

منجانب: پیر محمد طیب شاہ وحلقہ

بزم لاثانی مانانوالہ لاہور روڈ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

از۔ فاضل جلیل، عالم نبیل، پروردۂ آغوش ولائت، تربیت یافتہ حضور مفکر اسلام
آل نبی، اولاد علی حضرت علامہ پیر سید مظہر حسین شاہ جیلانی دامت برکاتہم العالیہ
صدر مدرس دار العلوم قادریہ جیلانیہ، والتھم سٹوہ، لندن

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علیٰ رسوله الکریم وعلیٰ اٰلہٖ وصحبه اجمعین

حضور سیدی وسندی قبلہ عالم مفکر اسلام علامہ پیر سید عبد القادر شاہ صاحب جیلانی مدظلہ العالی کی خدمت عالیہ میں حضرت علامہ صاجزادہ پیر مخدوم مقبول احمد سرور نقشبندی مجددی دام ظلہ کی خوبصورت تحریر پیش کی گئی تا کہ آپ تقریظاً کچھ ارشاد فرمائیں۔

آپ چونکہ شدید علالت کی وجہ سے ایک لمبا عرصہ ہسپتال میں گذارنے کے بعد آستانہ عالیہ تشریف لائے ہیں اور ڈاکٹرز نے بھی مطالعہ، تحریر، تقریر اور دوسرے تبلیغی سرگرمیوں کو موقوف رکھنے کا مشورہ دیا ہے۔ اس لیے آپ اس کتاب کا مطالعہ نہ فرما سکتے تھے۔ آپ نے حکم ارشاد فرمایا کہ حضرت علامہ صاجزادہ صاحب خود بھی اور آپ کے والد گرامی (امام خطابت رحمۃ اللہ علیہ) بھی ساری زندگی مسلک اہل سنت کی ترویج واشاعت میں مصروف رہے، یہ اہل سنت کی ایسی شخصیات ہیں جن کے عقیدے اور علم پر بھروسا کیا جاتا ہے، حضور قبلۂ عالم نے مجھے تحریر کرنے کا حکم فرمایا تو اپنی قلیل بساط کے مطابق کچھ عرض کر رہا ہوں۔

قحط الرجالی کے اس دور میں حضرت علامہ صاحبزادہ صاحب دام ظلہ کے علمی شاہکار کو دیکھ کر اس احساس کو تازہ زندگی ملی کہ ابھی کچھ مردانِ علم وفن باقی ہیں جو علم حق کو بلند رکھے ہوئے ہیں۔ خواہ اس کے لیے انہیں مشق ستم ہی کیوں نہ بننا پڑے، لیکن وہ جادۂ مستقیم سے دستبردار ہونے والے نہیں۔

عقیدہ کیا ہے؟ ایمان کیا ہے؟ تصور ہے یا تصدیق، بسیط ہے یا مرکب، ظن، علم، یقین، ایمان ایک ہی چیز کے نام ہیں یا مختلف؟ مذہب، مسلک، مشرب اور دین ان میں کونسی چیز ایک سے دوسرے کو ممتاز کرتی ہے؟ باب عقائد میں کس درجے کی وسیل درکار ہے؟ اخبار واحدہ یا ظنی الثبوت احوال پر بحث کو کس درجے میں رکھنا ہے؟ دور حاضر کا لکھاری ان تمام قیود سے آزاد، اپنے مخالف پر فتووں کی بارش کرنے میں مصروف ہے۔

فرقہ نوازی معاشرے کا وہ عنصر ہے جو آنکھ کو حق دیکھنے سے محروم کر دیتا ہے اسی وجہ سے اہل بیت علیھم السلام خصوصاً مولیٰ علی علیہ السلام کے بہت سارے فضائل وکمالات کو چھپانے کی کوشش کی گئی اور یہ کوشش عوامی سطح سے لیکر حاکموں تک نے کی اور کئی صدیوں تک اس جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ لیکن قربان جاؤں حضرت مولیٰ علی علیہ السلام کی شان اقدس کے کہ اللہ کریم نے ہر دور میں ایسے مردان حریت پیدا کیے جو خطرات سے کھیل کر سزائیں کاٹ کر، جان کی بازی لگا کر بھی مولیٰ علی علیہ السلام کی شان ڈنکے کی چوٹ پر بیان کرتے رہے۔ جناب صاحبزادہ صاحب قبلہ کا شمار بھی اس تصنیف لطیف کے بعد انہیں خوش نصیب لوگوں میں کیا جائے گا۔

اس کتاب کے بنیادی طور پر دو موضوع ہیں، مولیٰ علیہ السلام کی خانہ کعبہ میں ولادت اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی صحیح تاریخ شہادت۔ صاحبزادہ صاحب نے لکھا ہے کہ مخالفین کے اعتراضات کے پیش نظر کتاب نہایت ہی مختصر وقت میں تحریر کی گئی ہے اور مجھے بھی کتاب ملتے ہی لکھنے کا حکم ہوا کہ اس وقت کتاب پرنٹ ہونے کے لیے پریس میں گئی ہوئی

ہے۔ چنانچہ کتاب کا بالاستیعاب تو مطالعہ نہیں کر سکا لیکن جو مقامات نظر سے گزرے ان کو پڑھنے سے ایمان کو تازگی، علم کو بالیدگی، روح کو سکون اور قلب کو اطمینان نصیب ہوا۔ آپ نے دونوں موضوعات کو اہل سنت کی مستند اور معتمد کتب سے ثابت کیا ہے۔

یہ کتاب تدلیس کے عیب سے پاک ہے، یعنی اپنے ہم عصر کی کتاب سے بڑھ کر اس کے دیئے گئے حوالے کو لکھنا اور جس کتاب کے ذریعے اصل کتاب تک رسائی ہوئی ہے ان کو چھوڑ دینا میرے نزدیک تدلیس ہے اور یہ کتاب اس عیب سے پاک ہے۔ فاضل مصنف نے اپنے ہم عصر کا حوالہ مکمل تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے جو آپ کی علمی دیانت کا ثبوت ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے باوجود شدید علالت کے جس تندہی اور سرعت کے ساتھ اس کار خیر کو انجام دیا ہے وہ نہ صرف آپ کے علمی مقام بلکہ آپ کی اہلبیت علیہم السلام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ قلبی وابستگی اور ایمانی تعلق کا بھی ثبوت ہے۔

دعا ہے کہ رب کائنات مولیٰ علیہ السلام کے طفیل آپ کی اس کاوش کو قبول فرمائے، آپ کے علم و فضل اور صحت و عمر میں برکت فرمائے، آپ کی اس تحریر کو قبول عام عطا فرمائے، اس کتاب کو ذریعہ ہدایت بنائے۔

آمین بجاہ آل یٰسین صلی اللہ علیہ والہ وسلم وعلیہم السلام

سید مظہر حسین شاہ گیلانی

دار العلوم قادریہ جیلانی (لندن)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ عالیہ

از۔فخر اہلسنت ،مجاہد ملت ،بطل حریت ،حضرت علامہ مولانا شفقت علی حیدری صاحب
خطیب اعظم کالونی 80 مربعہ مانانوالہ ونائب صدر جماعت اہلسنت پاکستان فیصل آباد شہر

محترم المقام ،مخدوم اہلسنت ، جانشین امام خطابت ،خطیب اہلسنت ،مصنف ومحقق اہلسنت و جماعت کے عظیم ترجمان ،وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان کی عظیم علمی و روحانی شخصیت حضرت علامہ مولانا پیر صاحبزادہ محمد مقبول احمد سرور نقشبندی مجددی قادری رضوی صاحب زید مجدہ نے 7 مارچ 2018ء بروز بدھ نماز فجر فون پر رابطہ کیا اور فرمایا کہ میں نے ایک نئی کتاب لکھی ہے بعنوان مسئلہ شہادت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور مسئلہ مولود کعبہ کرم اللہ وجہہ الکریم ،اس پر آپ کی رائے چاہتا ہوں اور آپ نے ایک عقیدت مند کے ہاتھ اسی دن تقریباً 3 بجے دوپہر مسودہ کتاب بھیج دیا۔فقیر نے کتاب کو دیکھا،غور وفکر کیا،فقیر یہ سوچ رہا تھا کہ اتنے عظیم موضوع اور اہلسنت و جماعت کے مشہور محقق ومصنف کی تحقیق پر فقیر کیا تبصرہ کرسکتا ہے۔پھر اپنی کم علمی اور نہ ہونے کے برابر تحقیق ،پھر والدہ محترمہ کی جدائی کا صدمہ اور عمرہ شریف کی سعادت کی تیاری اور دیگر مصروفیات بھی سامنے تھیں ،یہ سب کچھ ہوتے ہوئے قلم پکڑا اور سوچ رہا تھا،تاریخ انسانی پر غور وفکر کریں تو پتہ چلتا ہے کہ سینکڑوں سالوں سے تاریخ انسانیت میں انسانیت کو درپیش مسائل کے حل کیلئے انسانوں ہی میں سے کچھ لوگ غور وفکر تفکر وتدبر کرتے رہے اور مسائل کا حل پیش کرتے رہے اور یوں تحقیق کا سلسلہ آگے بڑھتا رہا اور امید ہے کہ یہ

سلسلہ چلتا رہے گا، محترم مصنف کی یہ کاوش ایک کوشش ہے، کہ شہادت حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کم از کم اہلسنت و جماعت کے درمیان کوئی اختلاف نہ رہے، جہاں تک فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت کا تعلق ہے فقیر کی نظر میں اہلسنت و جماعت میں کبھی بھی اس پر اتنی بحث شاید سابقہ ادوار میں نہیں ہوئی جتنی اب ہو رہی ہے، الحمد للہ فقیر خود ذوالحجہ شریف کے آخری دو جمعۃ المبارک کے خطبوں میں شروع سے ہی شہادت و فضائل فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بیان کرتا چلا آرہا ہے۔

اب چند سالوں سے وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان کے کئی اضلاع میں فیصل آباد سمیت عشرہ فاروق رضی اللہ عنہ و حسین علیہ السلام کا آغاز کچھ لوگوں نے کر دیا، دیکھتے دیکھتے بغیر کسی تحقیق کے اہلسنت و جماعت کے بہت سارے علماء و مشائخ نے انہی کی تقلید میں پروگرام شروع کرا دیئے، حتیٰ کہ 92 نیوز چینل کے پروگرام صبح نور کے اینکر جسٹس (ر) نذیر احمد غازی صاحب نے بھی پچھلے یکم محرم کو شہادت فاروق اعظم پر پروگرام کیا، فقیر ان کو خط لکھنا چاہتا تھا کہ اس پر نظر ثانی کریں، کئی مجبوریوں اور کئی وجوہات کی بناء پر غازی صاحب کو خط نہ لکھ سکا۔

بندۂ ناچیز نے جب اہلسنت و جماعت کا رجحان زیادہ ہی اس طرف دیکھا تو کئی اہل علم شخصیات سے فون پر رابطہ کیا لیکن کوئی تسلی بخش جواب نہ مل سکا۔ بلکہ جواب کی بجائے یہ پیغام آیا کہ اس میں حرج کیا ہے، سب مناتے ہیں اس لیے ہم بھی مناتے ہیں، حالانکہ یوم فاروق اعظم رضی اللہ عنہ منانے پر تو کسی سنی کو اعتراض ہے ہی نہیں اور نہ ہی ہو سکتا ہے، بات تو تاریخ کے تعین کی ہے۔

لحمد للہ فقیر اس کے جواب میں ہر سال کئی سالوں سے عشرہ عثمان و فاروق سیمینارز کا اہتمام کرتا چلا آرہا ہے، محترم مصنف موصوف نے اس مسئلہ پر انتہائی احتیاط اور تحقیق سے قلم اٹھایا اور مسئلہ یوم شہادت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو واضح کیا۔ اور جہاں تک شہادت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا مسئلہ ہے اس میں تو کسی ایک مصنف نے اختلاف نہیں کیا بلکہ سب نے

بالاتفاق لکھا ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ 26 ذوالحجہ 23 ہجری بروز بدھ شدید زخمی ہوئے، بلکہ حال ہی میں جدہ سعودی عرب سے شائع ہونے والی کتاب کے مصنف ڈاکٹر علی محمد محمد الصلابی، مترجم: شمیم احمد خلیل السلفی، عبدالمبین بن عبدالوہاب مدنی اور ناشر ابو ساریہ عبدالجلیل جدہ سعودی عرب لکھتے ہیں۔

"امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ 26 یا 27 ذوالحجہ بروز بدھ 23 ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش کیا، صحیح روایت کے مطابق آپ کی عمر 63 سال تھی، کتاب حضرت عمر بن خطاب شخصیت اور کارنامے صفحہ 824)۔

اسی طرح حضرت علامہ ابوعبداللہ محمد بن سعد البصری طبقات ابن سعد میں لکھتے ہیں جو نتیجہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت 26 ذوالحجہ کو ہوئی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے 29 ذوالحجہ یوم دوشنبہ کو بیعت کی گئی انہوں نے اپنی خلافت محرم 24 ھجری سے شروع کی، (طبقات ابن سعد ج 3، ص 147)

مشہور غیر مقلد مصنف مولوی عبدالرحمٰن مالیر کوٹلوی مختلف روایات درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بدھ کی رات فوت (شہید) ہوئے، اس وقت ماہ ذوالحجہ کی تین راتیں باقی تھیں اور 23 ھجری تھا لوگ آپ کا جنازہ بدھ کے دن صبح کے وقت اٹھا کر نکلے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قریب دفن کر دیئے گئے، نماز جنازہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

(کتاب موت کے سائے صفحہ 137)

یاد رہے کہ یہ کتاب موت کے سائے جس کا فقیر نے حوالہ دیا اس کتاب کی تصدیق مرکزی جمعیت اہلحدیث کے مرکزی رہنما مولوی یوسف انور، عبدالقادر بن حبیب اللہ سندھی مدرس الجامعۃ الاسلامیہ بالمدینہ منورہ۔ شیخ محمد عبدہ الفلاح شیخ الحدیث ابو الحسن عبداللہ بڈھیمالوی سابق شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے علاوہ وہابیوں کے بہت سارے شیوخ

الحدیث اور رسائل و جرائد نے کی ہے۔

نوٹ فقیر خود اس مسئلہ یعنی شہادت فاروق اعظم پر کچھ لکھنا چاہتا تھا لیکن وہی بات کئی مجبوریاں آڑے آگئیں، امید ہے کہ اس مسئلہ میں محترم علامہ پیر محمد مقبول احمد سرور صاحب کی یہ تحقیق روشنی و محبت کی نوید ثابت ہوگی۔ جہاں تک دوسرے مسئلہ کا ذکر ہے یعنی مولود کعبہ یعنی کئی اختلافات اہلسنت و جماعت میں ہونے کے باوجود فقیر کا یہی عقیدہ ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت کعبہ شریف میں ہی ہوئی ہے۔

وقت کی مجبوری اور پریشانی کی وجہ سے جو کلمات لکھے جاسکے لکھ دیے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر گامزن رکھے جو صدیوں سے صحابہ، تابعین، تبع تابعین، علماء و مشائخ اہلسنت و جماعت کا عقیدہ اور فکر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کتاب کو خارجیت کی تاریکیوں میں روشنی کی کرن بنائے، جہالت کے اندھیروں میں روشن چراغ بنائے، محترم مصنف نے انتہائی ایمانداری کے ساتھ حوالہ جات درج کر کے ایک سچے محقق ہونے کا حق ادا کر دیا، اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ اہلسنت و جماعت پر تا دیر قائم و دائم رکھے تا کہ ہم ان سے فیضیاب ہوتے رہیں۔

الخادم المخلص

بندۂ ناچیز فقیر شفقت علی حیدری

خطیب مرکزی جامع مسجد غوثیہ رضویہ

کالونی 80 مربعہ 203 رب مانانوالہ فیصل آباد

0300-6519778

علی دے نام دا واسطہ دے کے جد میں عرض گزاری
رب نے فیر وکھائی مینوں اپنی شان غفاری
جس پاسے میں ویکھاں اجملؔ دِسدا شان علی دا
خیبر بدر تبوک تے خندق ہر میدان علی دا

جب کوئی مادرِ حسنین کا صدقہ مانگے
جوش میں آتا ہے پھر موج کا دریا تیرا
تیری اولاد پہ اجداد پہ رہتا ہے درود
کتنا پاکیزہ نسب اور ہے شجرہ تیرا

روانی نیل کی موجوں میں اس دم آگئی فوراً
اسے تھا حکم نامہ جب ملا فاروقِ اعظم کا
علی کے ماننے والو یہ تم پہ بھی تو لازم ہے
رہے کرتے سدا حیدر حیاء فاروق اعظم کا

خراجِ عقیدت

میں اور میرے جملہ احباب **جشنِ مولودِ کعبہ** اور **یومِ شہادت حضرت عمر** رضی اللہ عنہ کے اہم موضوع پر

تحقیقِ جدید

پیش کرنے پر

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت جانشین امام خطابت، پیر طریقت رہبر شریعت واقف رموز حقیقت حضور قبلہ و کعبہ علامہ مولانا صاحبزادہ پیر **محمد مقبول احمد سرور** نقشبندی رضوی قادری مجددی کو

زیب سجادہ آستانہ عالیہ رسولیہ حسینیہ رضویہ حضرت امام خطابت رحمۃ اللہ علیہ المعروف سمندری والے

ھدیہ تحسین و خراجِ عقیدت

پیش کرتے ہیں

ناچیز حاجی محمد انور نقشبندی مجددی حسینی
و دیگر احباب گدایان مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ
و اراکین بزم لاثانی فیصل آباد سٹی

خراجِ عقیدت

میں اور میرے جملہ احباب **جشنِ مولودِ کعبہ** اور
یومِ شہادت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اہم موضوع پر

تحقیقِ جدید

پیش کرنے پر

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت جانشین امام خطابت، پیر طریقت
رہبر شریعت واقف رموز حقیقت حضور قبلہ وکعبہ علامہ مولانا
صاحبزادہ پیر **محمد مقبول احمد سرور** نقشبندی رضوی قادری مجددی کو
زیب سجادہ آستانہ عالیہ رسولیہ حسینیہ رضویہ حضرت امام خطابت رحمۃ اللہ علیہ المعرف سمندری والے

ہدیہ تحسین و خراجِ عقیدت

پیش کرتے ہیں

ناچیز حاجی محمد انور نقشبندی مجددی حسینی
ودیگر احباب گدایان مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ
واراکین بزم لاثانی فیصل آباد سٹی